اس ماڈیول کے اختتام پر ان شاء اللہ آپ زبان و بیان، عربی اسالیب اور فن بلاغت کی نزاکتوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

ماڈیول AG04: علم بلاغت ۔۔ حصہ دوم

ٹیکسٹ بک

محمد مبشر نذیر۔ محمد شکیل عاصم

www.islamic-studies.info

فہرست

صفحہ	عنوان

تعارف

محترم قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عربی زبان سیکھنے کے لئے 'قرآنی عربی پروگرام' کے انتخاب کا بہت بہت شکریہ۔ اس پروگرام میں ان شاء اللہ ہم متعدد ماڈیولز کے ذریعے عربی زبان سیکھیں گے۔ اس پروگرام کے اختتام پر ان شاء اللہ آپ قرآن و حدیث اور مسلم علماء کی عربی کتب کے مطالعے پر قادر ہو جائیں گے۔ اس پروگرام کو اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی آسانی کے ساتھ درجہ بدرجہ ادبیات اسلامیہ میں استعمال ہونے والی عربی زبان سیکھ سکتے ہیں۔ اس پروگرام کو قرآنی عربی پروگرام کا نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس پروگرام کا محور و مرکز قرآن مجید ہے مگر اس میں دینی کتب میں استعمال ہونے والی عربی بھی آپ سیکھ جائیں گے۔

لوگ عموماً دو وجوہات کی بنیاد پر عربی سیکھتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید، احادیث اور اسلامی لٹریچر کو سمجھا جا سکے اور دوسرے یہ کہ عربوں کے ساتھ جدید عربی میں گفتگو کی جا سکے۔ یہ پروگرام پہلے مقصد کی تکمیل کے لئے وضع کیا گیا ہے البتہ دوسرے مقصد کے لئے عربی سیکھنے والے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ عربی چونکہ دنیا کی منظم ترین زبان ہے، اس لیے اس کا سیکھنا بہت آسان ہے۔ اس کے قواعد و ضوابط بہت واضح ہیں۔ اگر آپ یہ قواعد و ضوابط سیکھ لیں تو چند ہی ہفتوں میں آپ اس زبان کا بڑا حصہ سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی میں چالیس پچاس ایسے الفاظ ہیں جو بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ابتدائی ماڈیولز میں یہ الفاظ سکھا دیے جائیں۔ قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن و حدیث اور اسلامی لٹریچر میں استعمال ہونے والی عربی زبان سے واقفیت حاصل کریں۔ اس کے اسالیب کو پہچانیں اور اس کے محاوروں سے واقفیت حاصل کریں۔ یہی کوشش ہم نے اس پروگرام میں کی ہے۔

اس پروگرام میں عربی سیکھنے کا طریقہ کار نہایت ہی سادہ ہے۔ روزانہ ایک سبق کا مطالعہ کیجیے۔ ہر سبق میں 'اپنی صلاحیتوں کا امتحان لیجیے!' کے تحت مشقوں کو حل کیجیے۔ مشقوں کو حل کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے جوابات ہرگز نہ دیکھیے۔ بعد میں جوابات کو چیک کیجیے۔ آپ کو الفاظ کے معانی اور زبان کے اصول و قواعد رٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ آپ کو خود بخود یاد ہوتا چلا جائے گا کیونکہ ہر ہر لفظ اور اصول بار بار آپ کے سامنے آئے گا۔ چند ہی ہفتوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ عربی زبان سمجھنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کی دلچسپی برقرار رکھنے اور معلومات ذہن نشین کروانے کی خاطر بعض معلومات کو الگ باکس کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

تعمیر شخصیت: اس پروگرام کا مقصد محض عربی سکھانا ہی نہیں ہے بلکہ اپنی شخصیت کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنا بھی ہے۔ اس لئے ہر سبق کے آغاز میں آپ کو یہ باکس ملے گا جس میں تعمیر شخصیت سے متعلق ٹپس دیے جائیں گے۔

مطالعہ کیجیے! اس باکس میں اچھی کتب اور تحریروں کے لنک فراہم کئے جائیں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عربی زبان اور عربوں سے متعلق دلچسپ معلومات آپ کو اس باکس میں ملیں گی۔ ان معلومات سے آپ نزول قرآن کے زمانے کے عرب معاشرے کو سمجھ سکیں گے۔

آج کا اصول: زبان کے قوانین اس باکس میں دیے جائیں گے تاکہ آپ انہیں آسانی سے یاد کر سکیں۔ دوہرائی کے لیے یہ باکسز آپ کو بار بار ملیں گے۔ ایسا بھی ہو گا کہ ایک ماڈیول کے اصول آپ کو دوسرے میں ملیں گے۔ اس بار بار دوہرائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو یہ اصول یاد ہو جائیں۔

چیلنج! آپ کی زبان دانی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے آپ کو چیلنج دیا جائے گا جس کی مدد سے آپ عربی زبان کی صلاحیت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

تعارف

اس پروگرام کو اس انداز میں منظم کیا گیا ہے کہ آپ تدریجاً عربی سیکھتے چلے جائیں گے۔ پروگرام کو تین سطحوں یا لیولز میں تقسیم کیا گیا ہے: بنیادی (Basic)، متوسط (Intermediate) اور اعلیٰ (Advanced)۔ ہر لیول میں متعدد ماڈیولز ہیں جنہیں دو سیریز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک سیریز عربی گرامر کی ہے جس کے لیے AG کا کوڈ اختیار کیا گیا ہے جیسے AG00, AG01, AG02 وغیرہ۔ دوسری سیریز میں عربی متن کا مطالعہ شامل ہے جس سے آپ کے ذخیرہ الفاظ (Vocabulary) میں اضافہ ہو گا۔ اس کے لیے AT کا کوڈ اختیار کیا گیا ہے۔ پورے پروگرام کا خاکہ یہ ہے اور طالب علم کو تیروں کے مطابق ماڈیولز کا مطالعہ یکے بعد دیگرے کرنا ہو گا۔ ایک لیول میں پہلے گرامر کے ماڈیولز پڑھیے اور پھر متن کے۔

تعارف
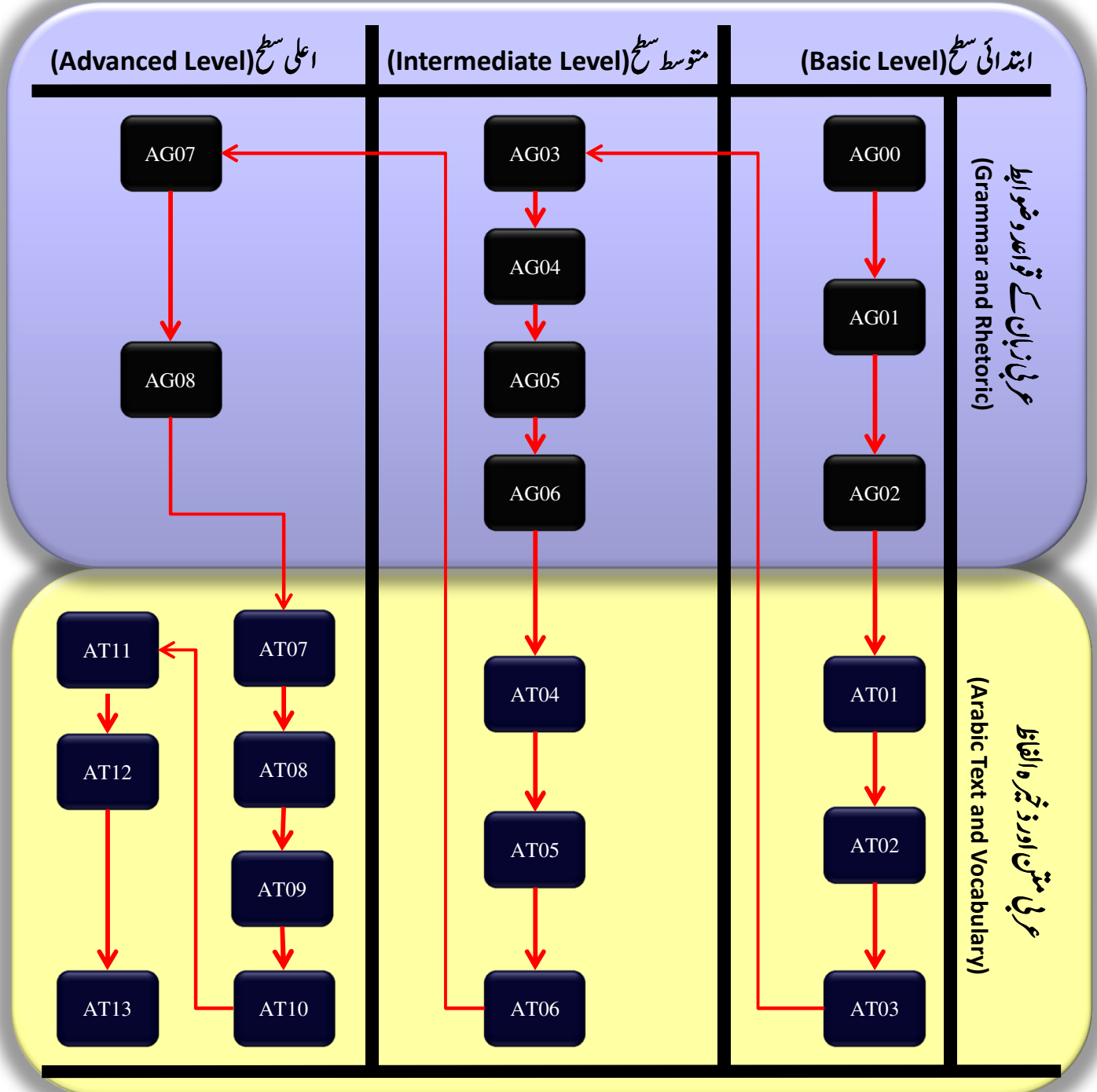
AG سیریز میں گرامر اور بلاغت کے قوانین سکھائے گئے ہیں اور ان قوانین کے استعمال کے لئے قرآن مجید سے پریکٹس کروائی گئی ہے۔ AT سیریز میں زبان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے قرآن مجید، حدیث اور ادبیات اسلامیہ سے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ آپ نے اس کے ذخیرہ الفاظ اور اسالیب کو سیکھتے ہوئے ان اقتباسات کا ترجمہ کرنا ہے۔ آپ کو قوانین یا الفاظ کو رٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشقوں کو اس طریقے سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ قوانین اور الفاظ خود بخود آپ کے ذہن میں راسخ ہوتے چلے جائیں گے۔

بنیادی لیول (Basic Level)

بنیادی لیول پر کل چھ ماڈیولز ہیں جن میں گرامر کے تین اور متن کے تین ماڈیولز شامل ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

- ماڈیول AG00: اس ماڈیول کا مقصد آپ کو عربی رسم الخط اور تجوید سکھانا ہے۔ اگر آپ پہلے ہی عربی پڑھ سکتے ہیں تو آپ براہ راست ماڈیول AG01 سے آغاز کر سکتے ہیں مگر ماڈیول AG00 کا طائرانہ جائزہ مفید رہے گا، بالخصوص عرب ممالک اور برصغیر میں عربی رسم الخط میں تھوڑا سا فرق پایا جاتا ہے۔ اس فرق کو ضرور سیکھ لیجیے۔
- ماڈیول AG01: اس ماڈیول میں آپ عربی گرامر کے بنیادی مباحث کا مطالعہ کریں گے۔
- ماڈیول AG02: اس ماڈیول میں آپ عربی گرامر کے مزید بنیادی مباحث جن میں علم النحو شامل ہے، کا مطالعہ کریں گے۔
- ماڈیول AT01: اس ماڈیول کا مقصد یہ ہے کہ آپ روزمرہ مذہبی معمولات میں استعمال ہونے والی عربی سیکھ لیں۔
- ماڈیول AT02: اس ماڈیول کا مقصد آپ کی زبان کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ اس میں آپ اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔ ان شاء اللہ اس ماڈیول کے اختتام پر آپ ڈکشنری کی مدد سے 15-20% عربی سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- ماڈیول AT03: اس میں آپ مزید کے اقتباسات کا مطالعہ کریں گے اور اس ماڈیول کے اختتام تک ان شاء اللہ ڈکشنری کی مدد سے 30-40% عربی سمجھنے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔

اس لیول کے اختتام پر آپ کافی عربی سیکھ چکے ہوں گے۔ نماز اور جمعہ کا خطبہ سمجھ سکیں گے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کریں گے تو کافی باتیں سمجھ میں آ سکیں گی۔

متوسط لیول (Intermediate Level)

یہ لیول سات ماڈیولز پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ عربی زبان کے قواعد و ضوابط (Grammar and Rhetoric) کے چار اور متن کے تین ماڈیولز کا مطالعہ کریں گے، جن کی تفصیل یہ ہے:

- ماڈیول AG03: اس ماڈیول میں آپ کی زبان کی صلاحیتیں مزید بہتر ہوں گی۔ اس ماڈیول میں پہنچ کر آپ علم بلاغت (بشمول علم المعانی، علم البیان اور علم البدیع) کا مطالعہ کریں گے اور زبان میں نازک احساسات کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- ماڈیول AG04: اس ماڈیول میں آپ علم بلاغت (Rhetoric) کے مزید مباحث کا مطالعہ کرتے ہوئے زبان و بیان کے مزید نازک احساسات کو سمجھ سکیں گے۔ اس کے اختتام پر آپ علم بلاغت کی بحثوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہوں گے۔

دینی مدارس میں عام طور پر علم بلاغت کو عربی گرامر کی تکمیل کے بعد پڑھایا جاتا ہے لیکن ہم نے اس پروگرام میں یہ ترتیب الٹ دی ہے کہ بلاغت کی دلچسپ بحثوں کو گرامر کے خشک قواعد سے پہلے پڑھا دیا ہے تاکہ طالب علم کی دلچسپی برقرار رہے۔

تعارف

- ماڈیول AG05: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے مطالعے کا آغاز کریں گے۔ آپ یہ سیکھیں گے کہ کس طرح سے ایک لفظ سے سینکڑوں الفاظ اخذ کیے جاسکتے ہیں۔
- ماڈیول AG06: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے مزید مباحث کا مطالعہ کریں گے اور اس کے اختتام پر ان شاء اللہ ایک لفظ سے سینکڑوں الفاظ بنانے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔
- ماڈیول AT04-06: ان پانچ ماڈیولز میں آپ متوسط سطح کے عربی اقتباسات کا مطالعہ کریں گے۔ آپ کے ذخیرہ الفاظ میں مزید اضافہ ہو گا اور AT06 کے اختتام پر آپ ان شاء اللہ 60-70% عربی سمجھنے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔

اعلی لیول (Advanced Level)

اعلی لیول میں کل نو ماڈیولز ہیں جن میں گرامر کے دو اور متن کے سات ماڈیولز شامل ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

- ماڈیول AG07: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے اعلی مباحث کا مطالعہ کریں گے۔
- ماڈیول AG08: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے مزید اعلی مباحث کا مطالعہ کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ علم النحو کے باقی رہ جانے والے اعلی مباحث کا مطالعہ بھی کریں گے۔ اس ماڈیول کے اختتام پر آپ عربی قواعد و ضوابط (Grammar and Rhetoric) سے پوری طرح واقف ہو چکے ہوں گے اور یہ بھی سیکھ چکے ہوں گے کہ عربی متن کا لغوی تجزیہ کیسے کیا جاتا ہے۔
- ماڈیول AT07-AT13: ان ماڈیولز میں آپ اعلی سطح کی عربی عبارتوں کا مطالعہ کریں گے۔ ماڈیول AT13 کے اختتام پر آپ اتنی عربی سیکھ چکے ہوں گے کہ اطمینان سے عربی کتب کا مطالعہ کر سکیں اور 100% عبارت کو سمجھ سکیں۔ ہاں، کبھی کبھار کسی نئے لفظ کے لیے آپ کو ڈکشنری کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اس پروگرام کے اختتام پر آپ علم الصرف، علم النحو، علم المعانی، علم البیان، علم البدیع کے اہم تصورات سے واقف ہو چکے ہوں گے۔ آپ مسلم تاریخ کے مختلف ادوار میں لکھے گئے دینی لٹریچر کا مطالعہ کر سکیں گے اور زبان کو بآسانی سمجھ سکیں گے۔ ہر لیول کے اختتام پر آپ کا امتحان لیا جائے گا جس میں آپ اپنی صلاحیتوں کو ٹیسٹ کر سکیں گے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس پروگرام کے ذریعے آپ عربی بول چال پر نہ تو قادر ہو سکیں گے اور نہ ہی عربی زبان کے ادیب بن سکیں گے مگر یہ پروگرام آپ کو یہ مقاصد حاصل کرنے میں مدد ضرور کرے گا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد آپ کو زبان سمجھنے (Comprehension) کے قابل بنانا ہے کیونکہ دین کے طالب علم کی ضرورت یہی ہے کہ وہ عربی سمجھ سکے اور قرآن و حدیث اور عربی کتابوں کا مطالعہ کر سکے۔ عربی بول چال پر قدرت کے لئے آپ کو عرب ماحول اور تحریر سیکھنے کے لئے ایک استاذ کی ضرورت رہے گی جو آپ کی تحریروں کی اصلاح کر سکے۔ ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں ٹائپنگ وغیرہ کی غلطیوں کو جس حد تک ممکن ہو، کم سے کم کیا جائے۔ تاہم عربی ٹائپنگ میں حرکات کی غلطی کا امکان بہر حال رہتا ہے۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی غلطی دیکھیں تو مصنف کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

اگر آپ کے ذہن میں کسی بھی سبق سے متعلق کوئی سوال پیدا ہو تو آپ براہ راست مصنفین کو ای میل کر کے اپنے سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنے تاثرات بھی ای میل کیجیے۔ اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر ہو۔

محمد شکیل عاصم (shakeelasim56@gmail.com)۔ محمد مبشر نذیر (mubashirnazir100@gmail.com)

ذوالحجہ 1434 / اکتوبر 2013

عربی سیٹ اپ

اس پروگرام کے مطالعہ سے پہلے مناسب رہے گا کہ آپ اپنے کمپیوٹر کو عربی زبان کے سیٹ اپ کر لیجیے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے:

<u>For Windows XP Users</u>

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- Choose Language tab.
- Check the "Install files for Complex Script and right-to-left languages (Including Thai)".
- Press Apply to proceed
- Press Details button.
- Press Add button.
- Select the "Arabic (Saudi Arabia)" in Input Language drop down list.
- Select the default "Arabic (102)" keyboard.
- Press "OK" and then "Apply".

<u>For Windows Vista / 7.0 / 8.0 Users</u>

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- Press "Keyboards and Languages" tab.
- Press "Change keyboards…" button
- Press "Add" button
- Select "Input Language: "Arabic"

The system may ask you to provide Windows CD during this process.

Warning!!!!!!!!! If you are using an unlicensed version of Windows, it may corrupt your Windows.

درج ذیل لنک سے مزید وسائل بھی ڈاؤن لوڈ کر لیجیے۔

www.mubashirnazir.org/Courses/Arabic/Resources.htm

- قرآن مجید اور اس کی ڈکشنریاں
- عربی اور اردو فانٹ
- صخر عربی انگریزی ڈکشنری: اسے اپنے کمپیوٹر پر انسٹال بھی کر لیجیے۔

آپ یہ دیکھ چکے ہیں کہ سوالات کو کس طرح مجازی مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہش، امید اور پکار کو بھی مجازی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

تعمیر شخصیت
قرآن ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ ہم دوسروں کی پرائیویسی کا خیال رکھیں اور کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہ جاد ھمکیں۔

عربي میں لفظ 'تمنّي' کو ہر قسم کی خواہش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے خواہ وہ خواہش ممکن ہو یا ناممکن۔ اگر خواہش کے پورا ہونے کا امکان ہو تو اسے 'ترجي' یعني 'امید' کہتے ہیں۔ خواہش کے اظہار کے لئے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

- لَیتَ : یہ خواہش کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً اس سے پہلے ایک 'یا' اور بعد میں کوئی ضمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ (کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا)۔
- ھل : اصلاً تو یہ سوال پوچھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر مجازاً یہ خواہش کو ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً **هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا** (کاش! ہمارے کوئی سفارشی ہوتے جو ہماری سفارش کرتے)۔
- لَو : اصلاً تو یہ شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر اسے خواہش کے اظہار کے لئے بھی مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے **لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ** (کاش! وہ جانتے)۔
- لعلَّ : اپنے حقیقی معنی میں یہ ممکن خواہش یا امید کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر مجازی طور پر کبھی کبھی یہ ناممکن خواہش کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ مثلاً **وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ**۔ یہاں ان اسرائیلیوں کا ذکر ہے جنہوں نے سبت کا قانون توڑتے ہوئے ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کیا۔ ان کے بعض نیک لوگوں نے انہیں اس سے روکنے کی کوشش کی تو ان کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا کہ تم ایسی قوم کو نصیحت کیوں کر رہے ہو جس کے ٹھیک ہونے کی امید باقی نہیں رہی۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ : 'شاید یہ لوگ بھی تقویٰ اختیار کر ہی لیں۔' اگرچہ امید باقی نہ تھی مگر پھر بھی 'لعل' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

امید کو بیان کرنے کے لئے دو الفاظ استعمال ہوتے ہیں:

- لعلَّ: یہ بنیادی طور پر ممکن خواہش یا امید کو ظاہر کرتا ہے۔ مجازی طور پر کبھی یہ ایسی خواہش کے لئے بھی استعمال ہو جایا کرتا ہے جو کہ ناممکن ہو۔ جیسے **ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ**۔
- عَسَی : یہ امید کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر کبھی ناممکن خواہش کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ مثلاً **عَسَى اللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ**۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالی کی جانب ہو تو اس میں وعدہ کا مفہوم شامل ہوتا ہے۔

ندا یعنی کسی کو پکارنے کے لئے مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں یا، ء، أيِ، آ، آيِ، ايَا، هَيَا، وَا شامل ہیں۔ ان میں سے دو الفاظ ء، أيِ اس وقت استعمال ہوتے ہیں جب مخاطب کلام کرنے والے کے قریب ہو۔ باقی الفاظ ان کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو دور ہوں۔ بعض اوقات اس کا الٹ بھی ممکن ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

سبق 1: تمنا، امید اور نداء

- اگر کلام کرنے والے کے ذہن میں مخاطبین کے تصور کا غلبہ ہو، تو اگرچہ وہ اس سے فاصلے پر ہوں، تب بھی قریب سے خطاب کرنے والے الفاظ ء ، أي استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ کلام کرنے والے کے نزدیک مخاطبین بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ جیسے بقول شاعر: أ سُكَّانُ نعمَانِ الأرَاكِ تيَقَّنُوا: بأنَّكُمْ في رَبعِ قَلبِي سُكَّان (اے وادی نعمان کے رہنے والو! یقین کر لو کہ تم میرے دل میں رہتے ہو)۔ شاعر نے وادی نعمان کے لوگوں سے محبت کے اظہار کے لئے انہیں 'أ' کہہ کر مخاطب کیا ہے۔
- اس کے برعکس قریب کے شخص کو دور سے خطاب کرنے والے الفاظ سے مخاطب کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:
    - مخاطب اگر سامنے موجود ہو مگر توجہ سے نہ سن رہا ہو تو اسے جھنجوڑنے کے لئے دور کے لفظ سے خطاب کیا جاتا ہے۔ جیسے سیدنا صالح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو فرمایا: يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ۔
    - کبھی کلام کرنے والا اپنے عجز و انکسار اور مخاطب کے اعلیٰ مرتبہ کے اظہار کے لئے دور کے لفظ سے خطاب کرتا ہے جیسے يَا الله!۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں کسی قابل نہیں اور اے اللہ! تو بہت بلند ہے۔
    - اس کے بالکل برعکس کبھی اپنے تکبر اور دوسرے کی تحقیر کے لئے دور کے لفظ سے خطاب کیا جاتا ہے۔ اس خطاب میں مخاطب کا غرور و تکبر چھلک رہا ہوتا ہے۔ جیسے سیدنا صالح علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم نے ان کی دعوت کے جواب میں کہا: قَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ۔ سیاق و سباق اور کلام کرنے والے کا لہجہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا مقصد کیا ہے۔

سوالیہ الفاظ کی طرح ندائیہ الفاظ بھی مجازی معنی میں کچھ مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

- إغراء : مخاطب کو ترغیب دینے کے لئے جیسے يا شُجَاع۔ یہاں کسی شخص کو محض بلایا ہی نہیں جا رہا بلکہ اسے بہادری کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔
- زجر : مخاطب کو جھڑکنے یا احساس دلانے کے لئے جیسے يا ظالِمُ۔ اس میں مخاطب کو اس کے ظلم کا احساس دلایا جا رہا ہے۔
- تَحيّر و تضجّر : حیرت یا نفسیاتی پریشر کے اظہار کے لئے۔ جیسے جب قافلے والوں کو اچانک سیدنا یوسف علیہ الصلوۃ والسلام مل گئے تو وہ بول اٹھے يا بشرى هذا غلام۔
- تَحسّر و توجّع : حسرت یا تکلیف کے اظہار کے لئے۔ جیسے قارون کی شان و شوکت دیکھ کر لوگوں نے کہا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ۔
- حُبّ و إخلاص : محبت و خلوص کے اظہار کے لئے جیسے انبیاء کرام نے اپنی قوم کو جب دین کی دعوت دی تو فرمایا يا قوم۔
- تذكير : محض یاد کرنے کے لئے جیسے گمشدہ بیٹے کو یاد کر کے سیدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کا ترجمہ کیجیے اور دی گئی مثال کی طرز پر ہر عبارت کا مقصد متعین کیجیے۔ اگر کوئی چیز واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربی	قسم	تجزیہ
يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَى بَارِئِكُمْ (2:54)	ندا	سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنی قوم کے لئے خلوص اور محبت، یا قوم کے الفاظ میں موجود ہے۔
ترجمہ	اے میری قوم! بے شک تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر ظلم کیا اس لیے اپنے پیدا کرنے والے سے توبہ کرو۔	
وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلاَ تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (2:132)		
ترجمہ	اسی کی وصیت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب علیہ السلام نے بھی۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالی نے تمہارے لیے یہ دین منتخب کیا ہے اس لیے تم اسلام کی حالت میں ہی مرنا۔	
لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (2:179)		
ترجمہ	اے عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔	
قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (28:79)		
ترجمہ	جو لوگ دنیوی زندگی کی چاہت رکھتے تھے نے کہا کہ کاش ہمارے پاس بھی اسی قدر ہوتا جتنا کہ قارون کے پاس ہے، یقیناً وہ بہت بڑی دولت کا مالک ہے۔	

مطالعہ کیجیے! اپنی غلطی کو ماننا بہتر ہے یا بہانے بنانا؟ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0001-Accepting.htm

عربی	قسم	تجزیہ
يَا وَيْلَتِي لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا (25:28)		
ترجمہ	افسوس! کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ ہی بناتا۔	
طَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ (3:154)		
ترجمہ	کچھ لوگ اپنے زندگی پر ریجھ چکے تھے، اور اللہ کے بارے میں جاہلانہ خیالات کے حامل تھے، کہہ رہے کہ کیا اس معاملے میں ہمیں بھی کچھ اختیار ہے؟	
اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى. فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ تَزَكَّى (79:17_18)		
ترجمہ	فرعون کی طرف جایئے وہ سرکش ہو رہا ہے۔ اسے کہیے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ تو تزکیہ کرلے۔	
قَالَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ قُرَّةُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا (28:9)		
ترجمہ	فرعون نے بیوی نے کہا کہ یہ تیری اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس لیے اسے قتل نہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لیے مفید ہو یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں۔	

آج کا اصول: فعل مضارع میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لفظ کی شکل ثلاثی مجرد، باب افعال اور باب تفعیل میں ایک جیسی ہوتی ہے مگر اس کے اعراب مختلف ہوتے ہیں۔ چونکہ عربی کتابوں میں اعراب عام طور نہیں لکھے جاتے ہیں، اس وجہ سے یہ طے کرنے میں مشکل ہوتی ہے کہ یہ لفظ اصل میں کون سے باب کا ہے۔ جیسے لفظ 'یکرم' مختلف ابواب میں يَكْرُمُ (ثلاثي مجرد)، يُكْرِمُ (إفعال)، يُكَرِّمُ (تفعيل) ہو سکتا ہے۔ تینوں صورتوں میں اس کا معنی بالترتیب یہ ہو گا: 'وہ باعزت ہے'، 'وہ عزت دیتا ہے'، 'وہ عزت دیتا ہے'۔ تینوں ابواب کے معنی معلوم کرنے کے لئے آپ کو ڈکشنری دیکھنا ہو گی۔

عربی	قسم	تجزیہ
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ (2:54)		
ترجمہ	اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان متفق علیہ ہے کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ رب نہ بنائے۔	
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (27:46)		
ترجمہ	تم اللہ تعالی سے بخشش طلب کیوں نہیں کرتے تاکہ تم رحم کیا جائے؟	
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ (49:11)		
ترجمہ	کوئی قوم دوسری کا مذاق کا نشانہ نہ بنائے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ ہی خواتین دوسری خواتین کو مذاق کا نشانہ بنائیں کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔	
يُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (2:221)		
ترجمہ	وہ اس کی آیات کو لوگوں کے لیے واضح کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔	
قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ (5:31)		
ترجمہ	اس نے کہا کہ افسوس ہے کہ میں اس کوے سا ہونے سے بھی عاجز ہوں کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا۔ اس لیے وہ شرمندہ ہو گیا۔	

عربی	قسم	تجزیہ
إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (43:3)		
ترجمہ	ہم نے اسے عربی میں بنایا تاکہ تم عقل کرو۔	
تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (59:21)		
ترجمہ	یہ مثالیں ہم لوگوں کو اس مقصد کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔	
وَلَوْ تَرَى إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (6:27)		
ترجمہ	اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جائیں تو کہیں گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیئے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔	
إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ (6:31)		
ترجمہ	جب اچانک ان کے پاس قیامت آجائے تو یوں گویا ہوں کہ افسوس اس بات پر کہ ہم نے جو اس میں کمی کی۔ وہ اپنے بوجھ اپنی کمروں پر اٹھائے ہوئے ہوں۔ جان رکھو کہ جو بوجھ انہوں نے اٹھایا ہوا ہو گا برا ہے۔	
يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا (33:63)		
ترجمہ	لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے۔ آپ کو کیا علم کہ ممکن ہے قیامت قریب ہی ہو۔	

عربی	قسم	تجزیہ
يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (7:31)		
ترجمہ	اے اولاد آدم! ہر مسجد کے پاس زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو۔ بلاشبہ وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔	
مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا (65:1)		
ترجمہ	جو اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو اس نے اپنے آپ ظلم کیا۔ آپ کو علم نہیں کہ ممکن ہے اللہ تعالی اس کے بعد کوئی اور معاملہ پیدا کر دے۔	
عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً (60:7)		
ترجمہ	عین ممکن ہے کہ اللہ تعالی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری چھنتی ہے گہری دوستی پیدا فرمادے۔	
لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (7:59)		
ترجمہ	ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالی کی عبادت کرو، تمہارے لیے اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تمہیں بڑے دن کے عذاب سے دوچار نہ ہونا پڑے۔	
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا (7:88)		
ترجمہ	ان متکبر سرداروں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے شعیب ہم تجھے اور جو تجھے مانتے ہیں اپنی اس بستی سے ضرور بالضرور نکال باہر کریں گے یا پھر تو ہمارا طور وطریقہ اختیار کرلے گا۔	

عربی	قسم	تجزیہ
جَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ (12:19)		
ترجمہ	ایک قافلہ آیا تو اس نے اپنے پانی لانے والے کو پانی کے لیے بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول ڈالا تو پکار اٹھا کہ خوشخبری! دیکھیں یہاں یہ بچہ ہے۔	
لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (2:102)		
ترجمہ	جنہوں نے اسے خریدا انہیں پتا ہے کہ ان کے لیے آخرت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یقینا جس کے بدلے میں اپنے آپ یہ لوگ بیچ رہے ہیں برا ہے، اگر انہیں علم ہوتا۔	
فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (47:22)		
ترجمہ	اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔	
يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (12:39)		
ترجمہ	اے سلاخوں کے ساتھیو! کیا کئی رب بہتر ہیں یا ایک ہی ایسا جو زبردست ہو۔	
عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ (2:216)		
ترجمہ	ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور اس کا بھی امکان ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو۔	

تجزیہ	قسم	عربی
		قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ (9:81)
کہہ دیجئے کہ جہنم کی آگ گرم ہونے لحاظ سے بہت سخت ہے کاش وہ سمجھتے۔		ترجمہ
		قَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (12:84)
اس نے کہا کہ یوسف کے بارے میں افسوس ہے۔ اور اس کی آنکھیں غم کے سبب سفید پڑ گئیں اور وہ ناراض تھے۔		ترجمہ
		يَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا (18:49)
وہ کہہ رہے تھے کہ افسوس کہ اس کتاب نے چھوٹی اور بڑی کسی بات کو نہیں چھوڑا۔ سب اس میں محفوظ ہے۔		ترجمہ

آج کا اصول: الفاظ 'أَرجُو أنْ' کا معنی ہے 'میں درخواست کرتا / کرتی ہوں کہ' جیسے أرجُو أنْ تَأخُذَ (میری درخواست ہے کہ آپ لے لیں)، أرجو أن تَاكُلَ (میری درخواست ہے کہ آپ کھانا کھالیں)۔ وغیرہ۔

مطالعہ کیجیے! تخلیقی صلاحیت کو بہتر کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ طے شدہ باتوں سے ہٹ کر سوچیے:

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0013-Pineye.htm

سبق 2: ذکر اور حذف

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ قدیم عربی میں ہر بات کو الفاظ میں بیان کر دینا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ کیونکہ قدیم عرب اسے مخاطب کی ذہانت پر طنز کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔

تعمیر شخصیت
دوسروں کا توہین آمیز مذاق نہ اڑائیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس سے منع فرمایا ہے۔

اگر کوئی شخص ہر بات کو الفاظ میں بیان کرتا تو مخاطب یہ سمجھتا کہ یہ شخص مجھے بے وقوف سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلاسیکی عربی میں یہ اصول مان لیا گیا کہ کلام کرنے والے کو ہر لفظ سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہیے۔ ہر لفظ کے استعمال کی کوئی وجہ ہونی چاہیے۔ جو بات پہلے سے مخاطب کے علم میں ہو یا اسے وہ بین السطور سمجھ سکتا ہو، اسے الفاظ میں بیان نہیں کرنا چاہیے۔ الفاظ میں کسی بات کو بیان کرنے کی ممکنہ وجوہات یہ ہیں:

- کسی بات پر فوکس کرنے کے لئے۔ جب کلام کرنے والا کسی بات پر زور دے کر اسے مخاطب کے ذہن میں اتارنا چاہے تو اس کے لئے زیادہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے **أُوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ** ۔ یہاں **أُوْلَئِكَ** لفظ کو دو مرتبہ استعمال کرنے کی وجہ ان لوگوں پر فوکس کرنا ہے جو کامیابی پانے والے ہیں۔
- اگر الفاظ استعمال کیے بغیر مخاطب پوری بات نہ سمجھ سکیں تو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر زید کے متعلق بات ہو رہی ہو تو اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے **نِعْمَ الصدیق**۔ چونکہ زید زیر بحث ہے، اس وجہ سے ہر شخص سمجھ جائے گا کہ اچھے دوست سے مراد زید ہی ہے۔ لیکن اگر زید سے متعلق بات نہ چل رہی ہو تو پھر اس کا نام الفاظ میں بیان کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں جملہ ہو گا **زید نِعمَ الصدیق**۔
- اگر کلام کرنے والا جان بوجھ کر مخاطبین کی ذہانت پر طنز کرنا چاہے اور انہیں بے وقوف کہہ کر ذلیل کرنا چاہے تو وہ زیادہ الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک سینئر ڈاکٹر اپنے کسی ماتحت جونیئر ڈاکٹر کی نالائقی سے تنگ آ کر اس پر طنز کرنا چاہے تو وہ اسے میڈیکل سائنس کی ابتدائی معلومات بتانے لگے۔ اس سے وہ یہ ظاہر کر رہا ہو گا کہ تم اتنے نالائق ہو کہ بنیادی باتیں بھی تمہیں بتانے کی ضرورت ہے۔
- قانونی معاملات میں ہر پہلو کو الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ کوئی لاعلمی کا دعویٰ کر کے بری الذمہ نہ ہو سکے۔
- حیرت اور تعجب کے اظہار کے لئے زیادہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے زید زیر بحث ہو۔ اس کا نام ہر ہر جملے میں بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن اگر اس کے متعلق کوئی عجیب بات بتانا مقصود ہو تو خاص طور پر اس کا نام لے لیا جائے **زید قَاوَمَ الأَسَدَ** (زید تو شیر سے لڑا)۔ اس طریقے سے اس کا نام لے کر حیرت کا اظہار کیا جائے گا۔
- کسی کی تعظیم یا تذلیل کے لئے بھی واضح الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے سوال پوچھا جائے کہ **هل رَجَعَ زَيْدٌ**؟ جواب دینے والا اگر زید کو اچھا سمجھتا ہو تو وہ کہے گا: **نعم، رجَعَ الصَالِحُ**۔ اگر وہ زید کو برا سمجھتا ہو تو کہے گا: **نعم رَجَعَ الظَالِمُ**۔ یہاں عام حالات میں صالح یا ظالم کہنے کی ضرورت نہیں تھی مگر محض تعظیم یا تذلیل کے لئے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

سبق 2: ذکر اور حذف

الفاظ کو حذف کرنے کی بھی متعدد وجوہات ہوتی ہیں۔ تفصیل یہ ہے:

- اگر کوئی شخص یا چیز پہلے ہی زیر بحث ہو تو اس کا بار بار نام لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے حذف کر دیا جاتا ہے۔
- اگر کوئی ہستی پہلے ہی معروف و مشہور ہو تو اسے بھی الفاظ میں بیان نہیں کیا جاتا۔ جیسے **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ** ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا گیا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ آسمان و زمین کا بادشاہ کون ہے۔
- بعض اوقات محض تعظیم یا تذلیل کے لئے بھی کسی شخص کا نام حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ کلام کرنے والے کے لہجے اور سیاق و سباق سے ہوتا ہے۔
- فعل مجہول کا استعمال بھی حذف کی ایک قسم ہے جس میں فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ کلام کرنے والا جان بوجھ کر فاعل کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا، یا اس سے ڈرتا ہوتا ہے، یا پھر اسے فاعل کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی ناخوشگوار بات کا ذکر کرتے ہوئے بدمزگی سے بچنے کے لئے فاعل کا نام حذف کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کلام کرنے والا فاعل کی توہین کے لئے اس کا نام حذف کر دیتا ہے گویا وہ کہہ رہا ہوتا ہے: 'وہ شخص اس قابل نہیں ہے کہ اس کا نام بھی میری زبان پر آئے۔'
- بعض اوقات مخاطب کو سوچنے پر مجبور کرنے کے لئے کچھ الفاظ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد انہیں گہرے غور کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔
- بعض اوقات مخاطب کی ذہانت کو ٹیسٹ کرنے کے لئے کچھ الفاظ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔
- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کلام کرنے والا براہ راست مخاطبین کے علاوہ دیگر لوگوں سے کوئی بات پوشیدہ رکھنا چاہ رہا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ واضح الفاظ استعمال نہیں کرتا مگر اس کے مخاطبین اشارات کی مدد سے بات پوری طرح سمجھ جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی مثال آخری سورتوں میں ہے۔ مختلف اشارات کے ساتھ ایک شخص کی عادات اور کردار پر گفتگو کی گئی ہے مگر اس کا نام نہیں لیا گیا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ولید بن مغیرہ یا ابولہب زیر بحث ہے۔
- کسی ایمرجنسی کی حالت میں الفاظ کو حذف کرنا پڑتا ہے۔ جیسے کمرے میں لوگ بیٹھے ہوں اور اچانک ایک سانپ وہاں آگھسے تو اتنا کہنے کا وقت کسی کے پاس نہیں ہو گا: 'وہ دیکھو! کمرے میں سانپ آگھسا ہے۔' اس طویل جملے کی بجائے ایک لفظ 'سانپ!!!!!' ہی کافی ہو گا۔
- شاعر لوگ اپنے اشعار کے وزن کو برقرار رکھنے کے لئے الفاظ حذف کر دیتے ہیں۔

مطالعہ کیجیے! توحید و شرک میں کیا فرق ہے؟ اللہ کی نظر میں شرک ناقابل قبول کیوں ہے؟ اپنی دعاؤں میں شرک سے کیسے بچا جائے؟ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU01-0009-Monotheism.htm

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ جہاں پر [] کا نشان لگا ہوا ہو، وہاں حذف شدہ الفاظ کے معانی کا تعین کرنے کرنے کی کوشش کیجیے۔ اگر ان مقامات پر کوئی لفظ حذف نہ ہو تو اسے الفاظ میں بیان کرنے کی وجہ بیان کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربی	مَحذوف	تجزیہ
[] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	میں شروع کرتا ہوں	یہاں فعل 'میں شروع کرتا ہوں' محذوف ہے۔ کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ تلاوت کرنے والا، تلاوت یا سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ پڑھتا ہے۔
ترجمہ	اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحیم ہے۔	
بَشَّرُوهُ بِغُلامٍ عَلِيمٍ. فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ [] عَجُوزٌ عَقِيمٌ (51:28-29)		
ترجمہ	انہوں نے اسے ایک دانا بچے کی خوشخبری دی، تو اس کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا بھی ہوں اور بانجھ بھی۔	
[] عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (6:73)		
ترجمہ	وہ غیب و حاضر ہر ایک کو جانتا ہے۔ اور وہ باحکمت و باخبر ہے۔	
وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَ [] صَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ (12:18)		
ترجمہ	اور وہ اس کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون لگا لائے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے معاملہ گھڑ لیا ہے، لہٰذا میرے لیے صبر بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تم بیان کرتے ہو اس پر مددگار ہے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
وَقِيلَ [] يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ [] عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (11:44)		
ترجمہ	فرمادیا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا، اسی وقت پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی جودی نامی پہاڑ پر جالگی اور فرمادیا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو۔	
وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ [] بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا (72:10)		
ترجمہ	ہمیں تو علم نہیں کہ زمین والوں کے ساتھ شر کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔	
أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى. أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَى. ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ [] فَسَوَّى []. فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى. أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى (75:36_40)		
ترجمہ	کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔ پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔ کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کر دے۔	
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ [] لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (16:9)		
ترجمہ	اور اللہ پر سیدھی راہ کا بتا دینا ہے اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں، اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا۔	
وَلَوْ شَاءَ [اللَّهُ] لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (2:20)		
ترجمہ	اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت ختم کر دیتا۔ بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ [يُخْلَقُونَ]. [] أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (16:20_21)		
ترجمہ	اور وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکارتے ہیں جو کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود تخلیق شدہ ہیں۔ مردہ ہیں، زندہ نہیں۔ اور انہیں تو یہ بھی پتا نہیں کہ انہیں کب دوبارہ اٹھایا جائے گا۔	
[خُلِقَ] الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ (21:37)		
ترجمہ	انسان تخلیق میں جلد باز ہے۔ عنقریب ہی میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم جلدی نہ کرنا۔	
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ [قُتِلَ] مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا (17:33)		
ترجمہ	اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے ہم نے اس کے وارث کو طاقت دے رکھی ہے۔	
وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ. [] النَّجْمُ الثَّاقِبُ (86:1_3)		
ترجمہ	قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی۔ اور تم کیا جانو کہ وہ رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے؟ چمکتا ہوا تارا۔	
وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ. [] صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (2:17_18)		
ترجمہ	اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ دیکھ نہیں سکتے۔ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں اس لیے لوٹنے کے نہیں۔	

عربی	قسم	تجزیہ
إِذَا الشَّمْسُ [كُوِّرَتْ]. وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ. وَإِذَا الْجِبَالُ [سُيِّرَتْ]. وَإِذَا الْعِشَارُ [عُطِّلَتْ]. وَإِذَا الْوُحُوشُ [حُشِرَتْ]. وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ. وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ. وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ. وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ. وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ. وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ. وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ (81:1-14)		
ترجمہ	جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے۔ اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اور جب جہنم دہکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی۔ اُس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔	
[وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. وَطُورِ سِينِينَ. وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ]. لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ. ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (95:1-5)		
ترجمہ	قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا۔	
[وَالضُّحَى. وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى.] مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى. وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى. وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى (93:1-5)		
ترجمہ	قسم ہے چاشت کے وقت کی۔ اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔ نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔ یقیناً تیرے لئے انجام آغاز سے بہتر ہو گا، تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (وخوش) ہو جائے گا۔	
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ [] نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا (91:13)		
ترجمہ	انہیں اللہ کے رسول نے فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کی (حفاظت کرو)۔	

چیلنج! دُور کے مخاطبین کو پکارنے کے لئے کون کون سے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں؟ اگر ان الفاظ کو قریب کے مخاطبین کو پکارنے کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کا کیا مطلب ہے؟

سبق 3: تقدیم و تاخیر

تمام زبانوں میں الفاظ کو گرامر کے اصولوں کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ جہاں گرامر کے اصول ایک سے زائد طریقے سے الفاظ کو ترتیب دینے کی اجازت دیتے ہوں، وہاں پر مختلف طریقے سے الفاظ کو ترتیب دینے سے مختلف معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

> **تعمیر شخصیت**
> خود کو اللہ تعالی کے مشن کے لئے تیار کیجیے۔ ہمیں اس کے دین کی صحیح دعوت کو مسلمانوں اور غیر مسلموں تک پہنچانا ہے۔

- کسی لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو شروع میں لا کر مخاطبین کے ذہن میں سوالات پیدا کیے جاتے ہیں۔ جیسے ہی مخاطبین کا ذہن اس جانب متوجہ ہوتا ہے، اسے سوال کا جواب فراہم کر دیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے مخاطبین کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی جاتی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے: اَلْقَارِعَةُ! مَا الْقَارِعَةُ؟ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ؟ ۔ یہاں پہلی اَلْقَارِعَةُ مخاطب کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے، اس کے بعد کے دونوں سوالات اس توجہ کو مزید کھینچتے ہیں۔ جب مخاطب پوری طرح متوجہ ہوتا ہے تو پھر اگلی آیات میں اس عظیم دھماکے کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں جو روز قیامت ہو گا۔
- کسی لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو اس وجہ سے بھی شروع میں لایا جاتا ہے کہ اس میں کوئی اچھی یا بری خبر ہوتی ہے۔ اس طرح سے مخاطبین کی نفسیاتی حالت میں ایک جھٹکا سا پیدا کیا جاتا ہے جو کہ بہت موثر ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے: **أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ! حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ!!** کثرت مال کی خواہش نے تو تمہیں تباہ کر دیا۔ یہ کہہ کر بری خبر مخاطب تک پہنچائی گئی تا کہ مخاطب اپنی روش کی طرف متنبہ ہو۔ اسی طرح **إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** میں اچھی خبر پہلے سنا دی گئی تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو تسلی دی جائے۔
- بعض اوقات کسی حیرت انگیز یا غیر معمولی بات کو شروع میں بیان کیا جاتا ہے تا کہ مخاطبین کو تیار کیا جا سکے۔ جیسے **لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ! إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ!! فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ** میں قریش کے تجارتی سفروں کو بیان کر کے اللہ تعالی کے غیر معمولی احسان کی طرف توجہ دلائی گئی جس پر ان کی معیشت کا دارومدار تھا۔ ان کے یہ سفر خانہ کعبہ کے مرہون منت تھے جس سے تعلق کے باعث لوٹ مار کرنے والے قبائل ان کے قافلوں سے تعرض نہ کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہیں اس پروردگار کا شکر گزار ہونے کی ترغیب دی گئی۔
- بعض اوقات کسی اختلافی بات کو شروع میں لایا جاتا ہے تا کہ اس ایشو کی طرف توجہ مبذول کروائی جا سکے۔ جیسے **أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى؟** اس کے بعد کی آیات میں اس شخص کا کیریکٹر بیان ہوا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتا تھا۔
- بعض اوقات کلام کو زیر بحث چیز کے مراحل کو ترتیب دی جاتی ہے: پہلا مرحلہ، دوسرا مرحلہ اور تیسرا مرحلہ۔ جیسے سورۃ القارعہ میں آخرت کے مختلف مراحل کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ پہلے تباہی، پھر حساب و کتاب اور پھر جزا و سزا۔
- بعض اوقات کسی چیز کو اس کی فطری ترتیب میں بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً **لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ**۔

- جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل کو لایا جاتا ہے اور اس کے بعد فاعل کو۔ جیسے جاءَ زَیدٌ۔ اگر فاعل کو فعل سے پہلے لایا جائے تو اس میں فاعل پر زور دینا مقصود ہوتا ہے۔ زَیدٌ جاءَ کا معنی ہو گا کہ 'زید ہی وہ شخص ہے جو آیا تھا۔'
- جملہ فعلیہ میں فاعل یا مفعول کو فعل سے پہلے لا کر 'صرف اور صرف' کا مفہوم پیدا کیا جاتا ہے۔ جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (ہم صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)۔ اگر جملہ اس طرح سے ہوتا: نَعْبُدُكَ وَ نَسْتَعِينُكَ تو اس کا معنی سادہ تھا یعنی 'ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔' مفعول کو پہلے لا کر 'ایا' لگایا گیا تاکہ 'صرف اور صرف' کا مفہوم پیدا کیا جا سکے۔
- کبھی دلائل کو پہلے بیان کر کے نتیجے کو آخر میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس کبھی نتیجے کو پہلے بیان کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد دلائل بیان کیے جاتے ہیں۔ دونوں کے مخاطبین کی نفسیات پر اپنے اپنے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- بعض اوقات ایک عمومی بات کو بطور 'شہ سرخی' بیان کر دیا جاتا ہے۔ پھر اس کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔
- بعض اوقات جملوں کا قافیہ برقرار رکھنے کے لئے انہیں اس انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ مثلاً خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ... ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ... ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (اسے پکڑو، پھر اسے طوق پہناؤ، پھر اسے جہنم کی طرف لے کر چلو، پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر سے باندھو)۔ ان آیات میں سرخ الفاظ ہم قافیہ ہیں۔ یہ سب فعل ہیں۔ اسماء کو ان افعال سے پہلے لانے کی وجہ قافیہ برقرار رکھنا ہے۔

چیلنج! عربی میں الفاظ کو حذف کرنے کی پانچ وجوہات بیان کیجیے۔

آج کا اصول:

واؤ بیک وقت حرف عطف بھی ہے اور حرف جر بھی۔ جب اسے بطور حرف عطف استعمال کیا جاتا ہے تو یہ 'اور' کا معنی دیتا ہے۔ جب اسے بطور حرف جر استعمال کیا جاتا ہے تو یہ 'مجھے قسم ہے' کا معنی دیتا ہے۔ واؤ کی ایک تیسری قسم بھی ہے جسے واؤ الْحال کہتے ہیں۔ اس صورت میں واؤ 'جبکہ' یا 'اس حالت میں' کا معنی دیتا ہے۔ یہ کسی خاص وقت کی صورتحال بیان کرتا ہے۔ اس صورت میں اسے جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ (فرشتوں نے انہیں پکارا جبکہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے)، وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ (جو کوئی مرد یا خاتون نیک عمل کرے اس حالت میں کہ وہ صاحب ایمان ہو تو وہ سب جنت میں داخل ہوں گے)، وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ (ان کے سود لینے کی وجہ سے جبکہ انہیں اسے منع بھی کیا گیا تھا) وغیرہ۔

سبق 3: تقدیم و تاخیر

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ الفاظ یا مرکبات کی تقدیم و تاخیر کی وجہ بیان کیجیے اور ان کے مخاطب کے ذہن پر اثرات کو بیان کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربی	تجزیہ
إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ زِلْزَالَهَا. وَأَخْرَجَتِ الأَرْضُ أَثْقَالَهَا. وَقَالَ الإِنسَانُ مَا لَهَا. يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا. بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا. يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ. فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه (99:1-8)	آیات کو قیامت کے واقعات کی ترتیب میں لایا گیا ہے۔ (۱) پہلے زلزلے آئیں گے۔ (۲) زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔ (۳) زمین ساری خبریں بیان کر دے گی۔ (۴) انسانوں کے گروہ بنائے جائیں گے۔ (۵) نیکی و بدی کا بدلہ ملے گا۔
ترجمہ	جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔ اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔ اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (97:1-3)	
ترجمہ	بے شک ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ اور آپ کو کیا علم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ. الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. (94:1-6)	
ترجمہ	کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا؟ اور تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا۔ جو تمہاری کمر توڑے ڈال رہا تھا۔ اور تمہاری خاطر تمہارے ذکر کا آوازہ بلند کر دیا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى. إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى. (92:1-4)	
ترجمہ	قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھا جائے۔ اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو۔ اور اُس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔ در حقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔

عربی		تجزیہ
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا (4:49)		
ترجمہ	کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں۔ پاک تو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے کرتا ہے، اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔	
بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ (39:66)		
ترجمہ	بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے۔	
وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ. الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ. يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ (104:1_3)		
ترجمہ	تباہی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔	
وَالْعَصْرِ. إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (103:1_3)		
ترجمہ	زمانے کی قسم! انسان یقینی طور پر نقصان میں ہے۔ ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے رہے، وہ نقصان میں نہیں ہیں۔	

آج کا اصول:

لفظ 'لا بُدَّ' کا معنی ہے 'اس سے فرار ممکن نہیں' یعنی 'یہ ضروری ہے کہ' جیسے لابُدّ أنْ تَعَلَّمَ الكِتَابَةَ (یہ ضروری ہے کہ آپ لکھنا سیکھ لیں)، لابد مِنَ الاِختِبَار (امتحان دینا ضروری ہے) وغیرہ۔ اگر لابد کے ساتھ اسم استعمال کیا جائے تو اس اسم سے پہلے 'من' استعمال کیا جاتا ہے۔

عربی	تجزیہ
وَالضُّحَى. وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى. وَلَلآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الأُولَى. وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى. أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى؟ وَوَجَدَكَ ضَالاًّ فَهَدَى؟ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى؟ (93:1-8)	
ترجمہ	قسم ہے روز روشن کی۔ اور رات کی جبکہ وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے۔ آپ کے رب نے آپ کو ہر گز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔ اور یقیناً آپ کے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے۔ اور عنقریب آپ کا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟ اور آپ کو ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی۔ اور آپ کو نادار پایا اور پھر مالدار کر دیا۔
وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا. وَالْقَمَرِ إِذَا تَلاهَا. وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا. وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا. وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا. وَالأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا. وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا. فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا. وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (91:1-10)	
ترجمہ	قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔ قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔ قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے۔ قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے۔ قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے کی۔ قسم ہے زمین کی اور اسے ہموار کرنے کی۔ قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔ پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی۔ جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔ اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ؟ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ! عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ! تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً (88:1-4)	
ترجمہ	کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔ اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے۔ (اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔
وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ! الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ. وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ. أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ (83:1-4)	
ترجمہ	بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔ اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔
فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ. وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ. وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ. وَإِذَا الرُّسُلُ وُقِّتَتْ. لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ (77:8-11)	
ترجمہ	پس جب ستارے بے نور کر دئے جائیں گے۔ اور جب آسمان توڑ پھوڑ دیا جائے گا۔ اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیئے جائیں گے۔ اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لایا جائے گا۔ کس دن کے لیے (ان سب کو) مؤخر کیا گیا ہے؟

	عربی	تجزیہ
	اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (2:105)	
ترجمہ	اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔	
	إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (2:222)	
ترجمہ	بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔	

چیلنج! دُور کے مخاطبین کو پکارنے کے لئے کون کون سے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں؟ اگر ان الفاظ کو قریب کے مخاطبین کو پکارنے کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کا کیا مطلب ہے؟

آج کا اصول:

فعل مضارع میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لفظ کی شکل ثلاثی مجرد، باب افعال اور باب تفعیل میں ایک جیسی ہوتی ہے مگر اس کے اعراب مختلف ہوتے ہیں۔ چونکہ عربی کتابوں میں اعراب عام طور نہیں لکھے جاتے ہیں، اس وجہ سے یہ طے کرنے میں مشکل ہوتی ہے کہ یہ لفظ اصل میں کون سے باب کا ہے۔ جیسے لفظ 'یکرم' مختلف ابواب میں يَكرُمُ (ثلاثي مجرد)، يُكْرِمُ (إفعال)، يُكَرِّمُ (تفعيل) ہو سکتا ہے۔ تینوں صورتوں میں اس کا معنی بالترتیب یہ ہو گا: 'وہ باعزت ہے'، 'وہ عزت دیتا ہے'، 'وہ عزت دیتا ہے'۔ تینوں ابواب کے معنی معلوم کرنے کے لئے آپ کو ڈکشنری دیکھنا ہو گی۔

سبق 4: تعریف و تنکیر

عربی میں اسم معرفہ اور نکرہ کو مختلف معانی بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ عربی میں کسی اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے اس پر 'ال' داخل کیا جاتا ہے۔ اس سبق میں ہم اس کے مختلف استعمال سیکھیں گے۔ ال کی مختلف اقسام ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

تعمیر شخصیت
اپنے تمام اعمال خالصتاً اللہ تعالی کے لئے کیجیے۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے کئے گئے نیک اعمال کا بدلہ اللہ تعالی کے ہاں نہ مل سکے گا۔

- ال جنسی: یہ وہ 'ال' ہے جو کسی گروہ یا جنس کے نام کے ساتھ آتا ہے۔ ضروری نہیں کہ اس گروہ کا ہر ہر فرد مراد ہو۔ جیسے وَلَئِنْ أَذَقْنَا الإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ (جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اور پھر اس سے اسے چھین لیتے ہیں تو وہ مایوس اور ناشکرا بن جاتا ہے۔) یہاں لفظ 'انسان' پر 'ال' لگایا گیا ہے۔ اس سے پوری نسل انسانیت مراد ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ اس میں ہر ہر فرد شامل ہو کیونکہ بہت سے انسان اپنے رب کے شکر گزار ہوتے ہیں۔
- ال استغراقی: یہ 'ال جنسی' کی وہ شکل ہے جو کسی گروہ یا جنس کے نام کے ساتھ آتا ہے اور اس میں اس گروہ کا ہر ہر فرد مراد ہوتا ہے۔ جیسے خُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفًا۔ یہاں 'انسان' میں نسل انسانی کا ہر ہر شخص شامل ہے۔
- ال عہدی: یہ وہ 'ال' ہے جو کسی اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مختلف اقسام ہیں:
    - عام طور پر پہلی مرتبہ کسی اسم کو نکرہ بیان کیا جاتا ہے۔ جب دوبارہ اس کا ذکر کیا جائے تو پھر اسے بطور معرفہ بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا. فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ۔ یہاں پہلی مرتبہ لفظ 'رسول' نکرہ آیا ہے، پھر دوسری مرتبہ اس پر 'ال' لگا کر اسے معرفہ کر دیا گیا ہے۔ معنی کچھ اس طرح ہو گا: 'جیسا کہ ہم نے فرعون کی جانب ایک رسول کو بھیجا۔ تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی۔'
    - بعض اوقات کوئی اسم جملے میں پہلے بیان نہیں کیا گیا ہوتا مگر وہ مخاطبین کے ذہنوں میں اتنا واضح اور متعین ہوتا ہے کہ اس پر 'ال' ملا دیا گیا ہے۔ مثلاً وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ، الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔ دونوں مثالوں میں 'یوم' پر 'ال' لگا دیا گیا ہے کیونکہ یہ مخاطبین کے ذہنوں میں موجود ہے۔ پہلی مثال میں الیوم سے مراد 'قیامت کا دن' ہے اور دوسری مثال میں 'آج کا دن'۔
- جب کبھی جملہ اسمیہ میں خبر پر 'ال' لگا دیا جاتا ہے تو یہ خبر کو اس مبتدا کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ جیسے هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ کا مطلب ہے 'صرف وہی مغفرت کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے'۔

'ال' کے استعمال کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے کیونکہ اسے نہ سمجھنے کے باعث ترجمہ کرتے ہوئے سنگین غلطیاں ہو سکتی ہیں۔

اسم نکرہ

اسم نکرہ کو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے:

- اسم نکرہ کا عام استعمال تو یہ ہے کہ کسی غیر متعین شخص یا چیز کا ذکر کیا جائے۔ جیسے **جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ**۔ یہاں لفظ کسی غیر متعین شخص کو بیان کرتا ہے۔
- بعض اوقات کسی چیز کی بہتات یا کمی کو بیان کرنے کے لئے بھی اسم نکرہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے **مَتَاعٌ إِلَى حِينٍ**۔ اس اسم نکرہ کا مطلب ہو گا 'ایک متعین مدت تک کے لئے بہت سے وسائل'۔ کمی کی مثال سیدنا لوط علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ ارشاد ہے: **أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ** ؟ اس کا مطلب ہو گا : 'کیا تم میں ایک بھی باکردار شخص نہیں ہے؟) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قوم میں اچھے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم تھی۔
- کبھی اسم نکرہ کے استعمال کا مقصد کسی شخص یا چیز کی عظمت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ جیسے **رِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ** یعنی 'اللہ کی رضا بہت بڑی چیز ہے۔' اس میں 'رضوان' کی تعظیم مقصود ہے۔ اسی طرح بعض اوقات اس کا مقصد کسی شخص یا چیز کے لئے حقارت کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے پیغمبر کے بارے میں کفار کا یہ قول نقل ہوا ہے: **قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ**۔ 'یہ تو سوائے ایک انسان کے اور کچھ نہیں۔' اس میں وہ اپنے تکبر کے زعم میں نعوذ باللہ پیغمبر کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے تھے۔
- بعض اوقات کسی گروہ یا جنس کو عمومی طور پر بیان کرنے کے لئے اسم نکرہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے **اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ**۔ اس آیت میں لفظ 'دابۃ' کو نکرہ لا کر اس میں ہر چلنے والے جانور کو شامل کر لیا گیا ہے۔
- منفی جملوں میں اسم نکرہ کا استعمال 'کسی ایک بھی' کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ جیسے ۔ **مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ** (ہمارے پاس کوئی ایک بھی بشارت دینے والا یا خبردار کرنے والا نہ آیا)۔
- بعض اوقات اسم نکرہ کے استعمال کا مقصد کسی خاص شخص کے نام کو ظاہر نہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسے **وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ. هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ**۔ آپ کسی قسمیں کھانے والے، ذلیل، سرکش، چل پھر کر چغلیاں کرنے والے کی بات نہ مانیے۔' نام کو ظاہر نہ کرنے کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہے۔ ان آیات میں توجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی اس شخص کو اس قابل ہی نہ سمجھتا ہو کہ اس کا نام لے۔ انسانوں کے کلام میں اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کلام کرنے والا اس شخص سے خائف ہو یا کسی مصلحت کے تحت اس کا نام نہ لینا چاہتا ہو۔

مطالعہ کیجیے!
ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ اور ایک حدیث۔ امت مسلمہ کے حالات پر ایک چشم کشا تحریر۔
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0004-Transparency.htm

سبق 4: تعریف و تنکیر

(ا) اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ سرخ الفاظ کے 'ال' کی قسم کا تعین کیجیے۔ اس کے معانی کی تشریح کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربي	قسم	تجزیہ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (1:1)	ال استغراقي	ہر قسم کی تعریف صرف اللہ کے لئے ہے
ترجمہ	تمام تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔	
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ **الْمَغْضُوبِ** عَلَيْهِمْ وَلَا **الضَّالِّينَ** (1:7)		
ترجمہ	ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام کیا، ان کا نہیں جن پر آپ کا غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا۔	
ذَلِكَ **الْكِتَابُ** لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (2:2)		
ترجمہ	اس کتاب میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں، اور متقین کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔	
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِ**الْغَيْبِ** وَيُقِيمُونَ **الصَّلَاةَ** (2:3)		
ترجمہ	وہ لوگ جو بن دیکھے ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔	
كَ**صَيِّبٍ** مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ **ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ** (2:19)		
ترجمہ	آسمان سے نازل ہونے والی بارش کی طرح جس میں اندھیرے، کڑک اور بجلی ہوتی ہے۔	
أَنَّ لَهُمْ **جَنَّاتٍ** تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا **الْأَنْهَارُ** (2:25)		
ترجمہ	بلاشبہ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔	

عربی	قسم	تجزیہ
يَا مُوسَى لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ (2:61)		
ترجمہ	اے موسیٰ! ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے۔	
اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (2:61)		
ترجمہ	شہر میں اتر جاؤ وہاں تمہیں ہر وہ چیز مل جائے گی جس کا تم سوال کیا ہے۔ اور ان پر ذلت اور مسکنت مسلط کر دی گئی۔	
فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ (2:65)		
ترجمہ	تو ہم نے اسے پہلے اور بعد والوں کے لیے عبرت کا سامان بنا دیا اور متقین کے لیے اسے نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ۔	
وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً (2:67)		
ترجمہ	اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے قوم سے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں گائے ذبح کرنے کا کہتا ہے۔	
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً (2:74)		
ترجمہ	پھر ان کے دل اس طرح سخت ہو گئے کہ گویا پتھر ہیں، بلکہ اس سے بھی سخت۔	
قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً (2:80)		
ترجمہ	انہوں نے کہا کہ ہمیں آگ محض چند دن ہی پہنچے گی۔	

عربی	قسم	تجزیہ
لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ (2:87)		
ترجمہ	یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی اور ان کے بعد کئی رسولوں کو بھیجا۔	
لَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ (2:89)		
ترجمہ	جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی کتاب آئی جو ان کے پاس موجود (کتاب) کو سچا قرار دیتی ہے۔	
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ (2:98)		
ترجمہ	جو اللہ، فرشتوں، رسولوں، جبریل اور میکال کا دشمن ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے۔	
قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ (3:183)		
ترجمہ	مجھ سے قبل تمہارے پاس رسول واضح دلائل لے کر آئے ہیں۔	
هُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ (2:204)		
ترجمہ	وہ سخت جھگڑالو ہے۔	
إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (3:5)		
ترجمہ	اللہ تعالیٰ پر زمین میں کچھ مخفی ہے نہ آسمانوں میں۔	
هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (3:6)		
ترجمہ	اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو تماری شکل و صورت جس طرح کی چاہتا ہے رحموں میں ہی ترتیب دیتا ہے۔	

عربي	قسم	تجزیہ
إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (3:19)		
ترجمہ	قابل قبول دین اللہ تعالی کے ہاں اسلام ہی ہے۔	
إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ (3:62)		
ترجمہ	یقیناً یہ سچا قصہ ہے۔	
وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا (3:80)		
ترجمہ	اور وہ تمہیں اس بات کا حکم بھی نہیں دیتا کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو۔	
لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ (3:81)		
ترجمہ	میں تمہیں جو کتاب اور حکمت دوں پر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرے تو اس پر ضرور بالضرور ایمان لانا اور لازمی طور پر اس کی مدد کرنا۔	
وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ (6:142)		
ترجمہ	اور وہ بھی جو کھانے اور بچھانے کے کام آتے ہیں کھاؤ اُن چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔	
لَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ (6:147)		
ترجمہ	اس کا عذاب مجرم قوم سے نہیں ٹالا جاتا۔	
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ (7:11)		
ترجمہ	تو انہوں نے سجدہ کیا۔ لیکن ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔	

عربی	قسم	تجزیہ
أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ (3:87-88)		
ترجمہ	ان لوگوں کا صلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، ان سے عذاب کی تخفیف بھی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی انہیں ڈھیل دی جائے گی۔	
أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (3:105-106)		
ترجمہ	ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہو گا، جن کا منہ کالا ہو گا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا؟ اچھا تو اب اِس کفران نعمت کے صلہ میں عذاب کا مزہ چکھو۔	

آج کا اصول: لفظ 'هلّا' کو فعل مضارع کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد مخاطب کو کسی کام پر ابھارنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اسے حرف التحریض کہا جاتا ہے۔ مثلاً هلّا تَشكُوه إلى الْمُدِيرِ (کیا تم منیجر سے اس کی شکایت نہیں کرو گے؟)۔ اسے فعل ماضی کے ساتھ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ ندامت کو ظاہر کرتا ہے اور حرف التندیم کہلاتا ہے۔ هلّا شَكَوتَهُ إلى الْمُدِيرِ (تم نے منیجر سے اس کی شکایت کیوں نہ کی!!!)۔ بعض دیگر الفاظ ألا، ألّا، لولا، لوما بھی اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم نکرہ کو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے:

- اسم العَلَم: یہ کسی شخص کا نام ہوتا ہے۔ اس کا مقصد کسی شخص کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ جیسے نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ۔ بعض اوقات نام بیان کرنے کا مقصد کسی شخص کی تعظیم یا تذلیل ہوتی ہے۔ کلام کرنے والے کا لہجہ اور سیاق و سباق اس کا تعین کرتا ہے۔
- اسم الضمیر: ضمیر کو نام کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل ہم پچھلے ماڈیولز میں بیان کر چکے ہیں۔
- اسم الموصول: یہ بھی ضمیر کی طرح نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں:
  - کسی چیز کی وجہ بیان کرنے کے لئے: جیسے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ یہاں لفظ 'الذین' کا مقصد اس وجہ کو بیان کرنا ہے جس کے باعث جنت میں استقبال ہو گا۔
  - کسی کی عظمت یا ذلت کو بیان کرنے کے لئے: جیسے فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ۔ یہاں 'الذی' کا مقصد اللہ تعالی کی عظمت کو بیان کرنا ہے۔ اسی طرح: أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ میں 'الذی' اللہ تعالی کے مقابلے میں کسی بھی قوت کی کمزوری اور ذلت کو بیان کر رہا ہے۔
  - کسی چیز کی بڑائی یا بڑے خطرے کو بیان کرنے کے لئے: جیسے فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ۔ یہاں اسم الموصول 'ما' پانی کی اس بے پناہ قوت کو بیان کر رہا ہے جس نے فرعون کے اتنے بڑے لشکر کو ہر جانب سے ڈھانک لیا۔
- مُضَافٌ لِمَعْرِفَةٍ: یہ مرکب اضافی میں وہ اسم ہوتا ہے جس کی نسبت دوسرے سے کی گئی ہوتی ہے۔ مجازی اعتبار سے اس کی بھی مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔
  - تعظیم یا تذلیل کے لئے: جیسے كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ۔ یہاں لفظ 'کتاب' اللہ کے قانون کی عظمت کو بیان کر رہا ہے۔ بامحاورہ ترجمہ یوں ہو گا، 'یہ اللہ کا عظمت والا قانون ہے جس پر عمل کرنا تم پر لازم ہے۔' اسی طرح لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ میں لفظ 'خطوات' تذلیل کے لئے استعمال ہوا ہے۔ بامحاورہ معنی یہ ہو گا: 'شیطان کے گھٹیا نقش قدم کی پیروی نہ کرنا۔'
  - کثرت یا بے شمار ہونے کو بیان کرنے کے لئے: جیسے لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ یہاں لفظ 'اہل' یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ بے شمار لوگ ہیں۔ یعنی 'اگر یہ بے شمار بستی والے ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے، تو ہم ان پر آسمان و زمین کی عظیم برکات کے دروازے کھول دیتے۔'

سبق 4: تعریف و تنکیر

- اسم الاشارہ: اسم اشارہ کا مقصد کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ مجازی اعتبار سے اس کے بھی متعدد معانی ہوتے ہیں:
  - حیرت کے اظہار کے لئے: جیسے سیدنا زکریا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: **قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا** ۔ یہاں لفظ 'ھذا' اس حیرت کا اظہار ہے جو سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے پاس بے موسم کے پھلوں کو دیکھنے کے بعد انہیں پیش آئی۔
  - کسی شخص یا چیز کی تعظیم یا تذلیل کے لئے: جیسے **ذَلِكَ الْكِتَابُ لا رَيْبَ فِيهِ** یعنی 'وہ بلند مرتبہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں'۔ یہاں لفظ 'ذلک' میں تعظیم ہے۔ اسی طرح کفار نے عذاب کی وعید کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: **مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ** ۔ یہاں لفظ 'ھذا' میں تمسخر یا حقارت کا مفہوم ہے۔
  - ذہن میں کسی چیز کو حاضر کرنے کے لئے: بعض اوقات کوئی چیز سامنے موجود نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں اسم اشارہ کے استعمال سے اسے مخاطب کی نگاہوں کے سامنے لا کھڑا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے **هُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ** ۔ یہاں تلاوت کرنے والے کے سامنے دو دریا موجود نہیں ہوتے مگر لفظ 'ھذا' کے استعمال سے یہ اس کے ذہن میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

آج کا اصول: عربی میں کسی اچانک چیز پر ہونے والی حیرت خواہ وہ خوشگوار ہو یا ناگوار، الفاظ ما أفْعَلَ، أفْعِلْ بِهِ استعمال کیے جاتے ہیں جیسے ما أجْمَلَ الْحَدِيقَةَ (یہ باغ کتنا خوبصورت ہے!!!)۔ قرآن مجید میں ہے **فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ** (جہنم کے معاملے میں ان کی ثابت قدمی قابل دید ہے!!!)، **أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ** (کیا خوب ہے وہ (اللہ) دیکھنے والا اور سننے والا!!!)

چیلنج! جملوں میں الفاظ کو مناسب ترتیب دینے کے لئے دس اہم عوامل بیان کیجیے۔

مطالعہ کیجیے! دولت اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے مگر اس سے کچھ مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں:
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0008-Wealth.htm

(۲) اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ اسم کی قسم بیان کیجیے اور اسم کے استعمال سے جو حقیقی ومجازی معانی پیدا ہو رہے ہیں، ان کا تجزیہ کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربي	قسم	تجزیہ
أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ (37:62)	إشارة	ذلک کا اشارہ جنت کی تعظیم کے لئے ہے۔
ترجمہ	کیا مہمان نوازی کے اعتبار سے یہ بہتر ہے یا تھور کا درخت؟	
تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (25:1)		
ترجمہ	بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر کتاب فرقان نازل کی تاکہ وہ تمام جہانوں کو متنبہ کرے۔	
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ (29:7)		
ترجمہ	وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے تو یقیناً ہم ان کی برائیوں کو مٹا دیں گے۔	
يَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (28:62)		
ترجمہ	اس دن وہ انہیں بلائے اور کہے گا کہ تمہارے خیال کے مطابق ہونے والے میرے شرکاء کہاں ہیں؟	
قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ (28:79)		
ترجمہ	جو لوگ دینوی زندگی کی چاہت رکھتے تھے، نے کہا کہ کاش ہماری پاس بھی اس قدر مال و دولت ہوتا جس قدر قارون کے پاس ہے۔	

سبق 4: تعریف و تنکیر

عربي	قسم	تجزیہ
إِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ (21:36)		
ترجمہ	جب آپ کو کافر دیکھیں تے تو مذاق کا نشانہ بنائیں گے۔ کیا یہ وہ بندہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر چھیڑتا ہے!	
قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ (27:40)		
ترجمہ	وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا، نے کہ کہ میں اسے آپ کے پاس آپ کے پلک جھپکنے سے قبل لاتا ہوں۔	
فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (28:29)		
ترجمہ	تو ان لوگوں کا بدلہ جنہوں نے برے اعمال کیے وہی ہو گا جو وہ کیا کرتے تھے۔	
وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ (21:36)		
ترجمہ	اور وہ رحمن کی یاد سے انکاری تھے۔	
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ (28:63)		
ترجمہ	اے ہمارے رب! بے شک یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا، اِنہیں ہم نے اُسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے ہم آپ کے سامنے براءت کا اظہار کرتے ہیں یہ ہماری تو بندگی نہیں کرتے تھے۔	
مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا (34:37)		
ترجمہ	جو ایمان لایا اور نیک اعمال کیے تو انہی لوگوں کے لیے ان کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دوگنا ہے۔	

عربي	قسم	تجزیہ
وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ. إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ. وَمَا يَنْظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ (38:13_15)		
ترجمہ	اور ثمود، اور قوم لوط، اور اَیکہ والے جھٹلا چکے ہیں جتھے وہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا اور میری عقوبت کا فیصلہ اس پر چسپاں ہو کر رہا۔ یہ لوگ بھی بس ایک دھماکے کے منتظر ہیں جس کے بعد کوئی دوسرا دھماکا نہ ہوگا۔	
إِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا (25:41)		
ترجمہ	جب آپ کو دیکھیں گے تو مذاق کا نشانہ بنائیں گے کہ کیا یہ وہ ہے کہ جس کو اللہ تعالی نے بطور رسول مبعوث کیا ہے!	
ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (32:6)		
ترجمہ	یہ ذات ہی غیب اور حاضر کو جاننے والی ہے، غالب اور بہت مہربان ہے۔	
لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ (57:26)		
ترجمہ	ہم نے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو رسول بنا کر بھیجا اور ان کی اولاد میں بھی نبوت اور کتاب کا سلسلہ رکھا۔	
إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (6:74)		
ترجمہ	جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے عرض کی کہ کیا آپ بتوں کو الٰہ سمجھتے ہیں۔ میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو صاف گمراہی کے رستے پر دیکھ رہا ہوں۔	
وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (30:23)		
ترجمہ	اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا اور رزق تلاش کرتا ہے۔ اس میں سننے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔	

سبق 4: تعریف و تنکیر

عربي	قسم	تجزیہ
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ (30:30)		
ترجمہ	یہ مضبوط ضابطہ ہے۔	
الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ (39:18)		
ترجمہ	وہ لوگ جو بات کو اچھی طرح سنتے ہیں اور پھر بہترین انداز میں اس کی اتباع کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔	
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِيْن مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ (3:144)		
ترجمہ	اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول ہیں۔ ان سے قبل سے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں، لہذا اگر آپ وفات پا جائیں یا آپ کو شہید کر دیا جائے تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟	
أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (2:86)		
ترجمہ	ان لوگوں نے دنیاوی زندگی کو آخرت کے بدلے میں خریدا، اس لیے ان سے عذاب کی تخفیف کی جائے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔	
الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ (2:257)		
ترجمہ	جن لوگوں کی کفر کیا ان کے مددگار طاغوت ہیں۔ جو انہیں نور سے نکال کر اندھیروں میں داخل کرتے ہیں۔	
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ. مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ. سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ. وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ (111:1-5)		
ترجمہ	ٹوٹ گئے ابولہب کے ہاتھ اور نامراد ہو گیا وہ ۔ اُس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا وہ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ضرور وہ شعلہ زن آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور (اُس کے ساتھ) اُس کی جورو بھی، لگائی بجھائی کرنے والی۔ اُس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہو گی۔	

عربي	قسم	تجزیہ
آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ (47:2)		
ترجمہ	یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی کتاب پر ایمان لائے، اور یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔	
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (93:11)		
ترجمہ	جہاں تک آپ کے رب کی نعمت کا تعلق ہے تو اسے بیان کیجیے۔	
الَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (4:76)		
ترجمہ	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا طاغوت کے رستے میں لڑائی کرتے ہیں۔ اس لیے شیطان کے دوستوں سے قتال کرو۔ یقینا شیطان کی چال کمزور ہے۔	
لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ (11:43)		
ترجمہ	اللہ کے حکم سے آج کوئی بچ نہیں سکتا، ہاں جس پر وہ خود رحمت فرمادے۔	
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (114:4_5)		
ترجمہ	اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے پناہ طلب کرتا ہوں، وہ کہ جو لوگوں کے دلوں میں خیالات ڈالتے ہیں۔	

آج کا اصول: لفظ 'قد' کو جب اسے فعل ماضی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اسے 'ماضی قریب' کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے قَدْ نَصَرْتُهُ (میں نے ابھی تو اس کی مدد کی ہے)۔

تعمیر شخصیت
رات کے آخری حصے میں کچھ وقت نکال کر اللہ تعالی سے اپنا تعلق مضبوط کیجیے۔

سبھی زبانوں میں بعض جملے عمومی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی قید نہیں لگائی گئی ہوتی۔ بعض جملوں میں کچھ حدود و قیود لگا دی جاتی ہیں۔ مثلاً جاء زید ایک سادہ جملہ ہے۔ اس میں کوئی تفصیل یا حدود و قیود مقرر نہیں کی گئیں۔ یہ بیان نہیں کیا گیا کہ وہ کیسے آیا؟ کہاں سے آیا؟ کیوں آیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہ کہا جائے کہ جاء زید راکبا علی الفرس من المکة للدراسة۔ تو اس میں ان تمام سوالات کے جوابات موجود ہیں۔ عربی میں ان تفصیلات کو 'قید' کہا جاتا ہے اور ایسے جملوں کو 'مقید' کہا جاتا ہے۔ اگر جملے کو بغیر کسی قید کے بیان کیا جائے تو اسے 'اطلاق' کہتے ہیں اور ایسے جملے کو 'مطلق' کہا جاتا ہے۔ اگر کلام کرنے والا جان بوجھ کر بات کو غیر مقید رکھنا چاہے تو وہ مطلق جملہ بولتا ہے ورنہ تمام قیود بالعموم بیان کر دی جاتی ہیں۔ جملوں میں قیود لگانے کے مختلف طریقے ہیں جن میں حال، نواسخ، شرط، بدل شامل ہیں۔ ہم ایک ایک کر کے ان پر بات کریں گے۔

حال

آپ پڑھ چکے ہیں کہ حال کا مقصد فعل کی حالت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت، اسم تفضیل اور اسم المبالغہ کو بطور حال استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً **مَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لاعِبِينَ**۔ اس آیت میں لفظ لاعِبِینَ آسمان و زمین کی تخلیق کی حالت کو بیان کر رہا ہے۔ یہ جملے میں لگی ہوئی ایک قید ہے۔

نواسخ

یہ ایسے افعال ہوتے ہیں جو جملے معنی میں کچھ قیود کا اضافہ کرتے ہیں۔ انہیں افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی تفصیل آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں۔ اسے یہاں ایک بار پھر دوہرا لیجیے۔

- کان : یہ جملہ اسمیہ کو ماضی میں ہونے کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے زیدٌ قائمٌ (زید کھڑا ہے)، کان زیدٌ قائِمًا (زید کھڑا تھا) ہو جائے گا۔
- ظَلَّ : یہ جملہ اسمیہ کو ماضی میں دن کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے ظل زیدٌ قائِمًا (زید دن کے وقت کھڑا ہو گیا)۔
- بات : یہ جملہ اسمیہ کو ماضی میں رات کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے باتَ زیدٌ قائِمًا (زید رات کے وقت کھڑا ہو گیا)۔
- أصبَحَ : یہ جملہ اسمیہ کو ماضی میں صبح کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے أصبَحَ زیدٌ قائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہو گیا)۔
- أمسی : یہ جملہ اسمیہ کو ماضی میں شام کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے أمسی زیدٌ قائِمًا (زید شام کے وقت کھڑا ہو گیا)۔
- أضحی : یہ جملہ اسمیہ کو ماضی میں صبح کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے أضحی زیدٌ قائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہو گیا)۔

بعض اوقات یہ الفاظ وقت کی تخصیص کے بغیر بھی محض 'ہو گیا' کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

نواسخ میں افعال قلوب بھی شامل ہیں۔ یہ وہ افعال ہیں جو انسانی ذہن سرانجام دیتا ہے:

- كاد، أوشك : یہ جملے میں 'ہوا چاہتا ہے' یا 'قریب ہے کہ' کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے كاد زيدٌ أن يَموت (زید بس مرنے ہی والا ہے)۔
- وجد، ألفٰى، دَرٰى، تعلّم : یہ بھی انسانی ذہن کے کام ہیں جیسے وَجَدتُ زيدٌ قائِمًا (میں نے زید کو کھڑا پایا)۔ ان میں یقین کا مفہوم پایا جاتا ہے۔
- حَسِب، ظنَ : یہ بھی انسانی ذہن کے کام ہیں مگر ان میں شک کا مفہوم پایا جاتا ہے جیسے ظننتُ زيدٌ قائِمًا (میرا خیال تھا کہ زید کھڑا تھا)۔

شرط

شرط سے متعلق الفاظ بھی جملے میں قیود کا اضافہ کرتے ہیں:

- إنْ : یہ حال یا مستقبل میں کسی شرط کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس میں یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ شرط کا پورا ہونا یقینی نہیں ہے۔ جیسے انصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۔ اس کے ساتھ عام طور پر وہ معاملات آتے ہیں جو کبھی کبھار ہوں۔
- إذَا : یہ حال یا مستقبل میں کسی یقینی شرط کے لئے آتا ہے۔ مثلاً الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ۔ ایسے معاملات جو ہوتے رہتے ہوں، اس کے ساتھ وہ معاملات آتے ہیں جو باقاعدگی سے ہوتے رہتے ہوں جیسے فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ ۔ جب اذا کو ماضی کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ شرط کا مفہوم نہیں دیتا۔
- لَوْ : یہ ماضی میں کسی شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً۔

بدل

یہ کسی بات کی وضاحت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اسے 'میرا مطلب ہے' 'یعنی کہ' وغیرہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے:

- بدل الكُلّ : وہ بدل جو اپنے مبدول منہ کے پورے حصے کی وضاحت کرے۔ جیسے جاء إبني عليٌّ۔ یہاں لفظ علی اور ابنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔
- بدل البعض: وہ بدل جو اپنے مبدول منہ کے کچھ حصے کی وضاحت کرے۔ جیسے سافر الجند أغلَبُهُ۔ یہاں اغلبہ ، جند کی وضاحت کر رہا ہے کہ لشکر کے پورے حصے نے سفر نہیں کیا بلکہ غالب حصے نے سفر کیا تھا۔
- بدل الإشتمال : وہ بدل جو اپنے مبدول منہ کے کسی پہلو کی وضاحت کرے جیسے نفعنِي الأستاذ علمُهُ۔
- بدل الغلط : وہ بدل جو کسی غلطی کی وضاحت کرے جیسے طلع البدرُ الشمسُ۔ یہاں بولنے والا غلطی سے سورج کی جگہ چاند بول گیا تھا، مگر اس نے اپنی غلطی کی وضاحت کر دی۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ قید کی قسم بیان کیجیے اور واضح کیجیے کہ قید لگانے سے مفہوم میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربی	قسم	تجزیہ
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ (21:16)	حال	یہاں لفظ 'لاعِبِینَ' وضاحت کر رہا ہے کہ آسمان و زمین کی یہ تخلیق محض کھیل کود نہیں ہے۔
ترجمہ	اور ہم نے آسمان اور زمین کو یونہی کھیلتے ہوئے ہی نہیں بنا دیا۔	
فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ (2:25)		
ترجمہ	تو اس نے اس کے ساتھ تمہارے رزق کی خاطر پھل پیدا کیے۔	
نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا (17:97)		
ترجمہ	ہم انہیں قیامت کے دن ان کے چہروں کے بل اندھے، گونگے اور بہرے کر کے اکٹھا کریں گے۔	
وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا (17:11)		
ترجمہ	اور انسان برائی مانگنے لگتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بھلائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز ہے۔	
وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا (17:39)		
ترجمہ	اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔	
قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا (17:42)		
ترجمہ	کہہ دیجئے کہ اگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی الٰہ ہوتا جس طرح کہ وہ کہتے ہیں، تو وہ ضرور عرش والے کی طرف کوئی راہ ڈھونڈتے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا (18:50)		
ترجمہ	اور جب ہم نے فرشتوں سے آدم کو سجدہ کرنے کا کہا تو انہوں نے سجدہ کیا۔ البتہ ابلیس نے نہیں کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا، اس کو بنیاد بنا کر اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ کیا تم مجھے چھوڑ کر، اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ ظالموں کے لیے برا بدلہ ہے۔	
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (18:54)		
ترجمہ	اور ہم نے قرآن مجید میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثال بیان کی، اور انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔	
فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ (26:157)		
ترجمہ	لیکن انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ دیے، سو شرمسار ہونا پڑا۔	
فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (29:37)		
ترجمہ	تو انہوں نے اسے جھٹلایا، اس لیے ان کو زلزلے نے آلیا۔ تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔	
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ (2:19)		
ترجمہ	ہو سکتا ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کی بینائی ختم کر ڈالے۔	
تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ (42:5)		
ترجمہ	ممکن ہے کہ آسمان ان پر پھٹ پڑیں۔	

مطالعہ کیجیے! سستی اور کسل مندی پر قابو کیسے پایا جائے؟
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0016-Procrastination.htm

عربی	قسم	تجزیہ
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (67:8)		
ترجمہ	قریب ہے کہ وہ غصے سے پھٹ جائے۔ جب بھی اس میں کچھ لوگوں کو ڈالا جائے گا تو ان سے اس کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔	
مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (9:117)		
ترجمہ	اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالی ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔	
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (3:37)		
ترجمہ	زکریا علیہ السلام جب بھی ان کے ہاں حجرے میں جاتے تو ان کے پاس رزق پاتے۔	
فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (4:64)		
ترجمہ	تو وہ بھی اللہ تعالی سے بخشش طلب کرتے اور رسول نے بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتا تو وہ اللہ تعالی کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور پاتے	
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (2:170)		
ترجمہ	اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالی نے نازل کیا اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر اپنے آباء کو پایا۔ خواہ ان کے باپ دادے کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔	
أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ (9:16)		
ترجمہ	کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تمہیں چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ ابھی تک اللہ تعالی نے یہ جانچ نہیں کی کہ تم میں سے کن لوگوں نے جہاد کیا۔	

عربی	قسم	تجزیہ
وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللهَ لا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ. وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ (41:22_23)		
ترجمہ	ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے۔ تمہاری اسی بد گمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے۔	
كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عربِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (41:3)		
ترجمہ	اس کتاب کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، اس حال میں کہ قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔	
وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ تَقُولَ الإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللهِ كَذِبًا (72:5)		
ترجمہ	اور ہم نے سمجھا کہ انس و جن اللہ تعالی پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔	
إِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَمُهْتَدُونَ (2:70)		
ترجمہ	اگر اللہ نے چاہا تو ہم یقیناً ہدایت پانے والے ہیں۔	
قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الآخِرَةُ عِنْدَ اللهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ (2:94)		
ترجمہ	کہہ دیجئے کہ اگر آخرت کا گھر دیگر لوگوں کو چھوڑ کر محض تمہارے لیے ہی ہے تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔	
وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (2:103)		
ترجمہ	اور اگر وہ ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے تو اللہ تعالی کے ہاں اس کا بہترین بدلہ پاتے، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ (2:118)		
ترجمہ	اور لاعلم لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہ بھیجتا۔	
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا (3:30)		
ترجمہ	جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔	
إِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (3:119)		
ترجمہ	جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو مومن ہیں، اور جب الگ ہوتے ہیں تو تمہارے اوپر غصے کے سبب اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔	
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ (3:135)		
ترجمہ	اور وہ لوگ جب کوئی برا کام یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں تو اللہ تعالی کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔	
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (3:159)		
ترجمہ	تو جب آپ عزم کر چکیں تو اللہ تعالی پر توکل کیجئے۔ بے شک اللہ تعالی توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔	

آج کا اصول: عربی میں کسی اچانک چیز پر ہونے والی حیرت خواہ وہ خوشگوار ہو یا ناگوار، الفاظ ما أفْعَلَ، أفْعِلْ بِهِ استعمال کیے جاتے ہیں جیسے ما أجْمَلَ الْحَدِيقَةَ (یہ باغ کتنا خوبصورت ہے!!!)۔ قرآن مجید میں ہے فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (جہنم کے معاملے میں ان کی ثابت قدمی قابل دید ہے!!!)، أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ (کیا خوب ہے وہ (اللہ) دیکھنے والا اور سننے والا!!!)

تمام زبانوں میں کسی چیز کو محدود کرنے کے لئے کچھ الفاظ ہوتے ہیں۔ جیسے 'وہ تو بس ایک شاعر ہی ہے۔' اور 'اس کے سوا کوئی شاعر نہیں ہے۔' پہلے جملے میں 'بس' نے اس شخص کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ جبکہ دوسرے جملے میں 'کے سوا' نے شاعری کو ایک شخص میں محدود کر دیا ہے۔ عربی میں بھی محدود کرنے کے اسالیب موجود ہیں:

تعمیر شخصیت
دوسروں کے لئے فائدہ مند بنیے۔ خواہ چھوٹا سا فائدہ ہی کیوں نہ ہو، اسے دوسروں تک پہنچایئے۔

- إِلَّا : یہ استثناء کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لا الہ الا اللہ۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف اور صرف ایک ہی خدا ہے، جس کا نام اللہ ہے۔
- إِنَّمَا : یہ اردو لفظ 'صرف' یا 'بس' کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے **إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ**۔ اس کا مطلب ہے کہ 'یہ دنیا کی زندگی تو بس تھوڑی سی لطف اندوزی ہی ہے۔' اسی بات کو استثناء کے اسلوب میں بھی بیان کیا گیا ہے: **مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ**۔
- لا، بل، لکن : یہ الفاظ اپنے سے پہلے کہی گئی بات سے پیدا ہونے والے تصور کو دور کر کے اپنے بعد کہی گئی بات کی تائید کرتے ہیں۔ جیسے **لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ**۔ دیہاتی لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ وہ اسلام لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان کر رہے ہیں۔ لفظ 'بل' نے اس غلطی فہمی کی نفی کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے۔
- محدود کرنے کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ مفعول کو فعل سے پہلے لایا جائے۔ جیسے **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ**۔ اس سے 'صرف اور صرف' کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

کسی شخص یا چیز کی محدودیت کرنے کی دو وجوہات ممکن ہیں:

- صرف اور صرف ایک شخص کے پاس وہ چیز یا صلاحیت ہے جو زیر بحث ہے۔ جیسے لا کاتب إلا زید۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ بات کی جارہی ہے وہاں زید کے علاوہ کوئی لکھنے والا موجود نہیں ہے۔ بعض اوقات یہ استثناء پوری کائنات میں بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے لا الہ الا اللہ۔
- لوگوں کو اس شخص یا چیز کے بارے میں کوئی شک ہو تو اس کی وضاحت کی جائے۔ جیسے **مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ**۔ جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر بہت سے لوگ سکتے میں آ گئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تاکہ لوگوں کے وہم کی تردید کی جائے۔ آپ کی حقیقی وفات کے وقت بھی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہی آیت پڑھ کر لوگوں کو تسلی دی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ 'محمد تو ایک رسول ہی ہیں' یعنی آپ خدا نہیں ہیں جو کبھی نہیں مر سکتا۔ اس جملے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کی ذات میں سوائے رسالت کے اور کوئی صفت نہیں ہے۔ یہاں زیر بحث ہمیشگی کی زندگی ہے جو سوائے خدا کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ کس بات کو محدود کیا گیا ہے اور اس کے لئے کیا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربی	القصر	تجزیہ
يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (2:9)	إِلَّا	وہ صرف اور صرف اپنے آپ ہی کو دھوکہ دیتے ہیں۔
ترجمہ	وہ اللہ اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں، اور انہیں اس بات کا شعور بھی نہیں ہے۔	
يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ (2:26)		
ترجمہ	وہ اس کے ساتھ کئی ایک کو گمراہ کرتا ہے اور کئی ایک کو ہدایت دیتا ہے۔ اور گمراہ تو فاسقوں کو ہی کرتا ہے۔	
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (2:45)		
ترجمہ	اور صبر اور صلوۃ کے ذریعے مدد مانگو۔ اور یہ چیز خاشعین کے علاوہ پر گراں ہے۔	
وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (2:78)		
ترجمہ	ان میں کچھ ان پڑھ بھی ہے جو کتاب کو محض خواہشات کے طور پر ہی جانتے ہیں، اور وہ خیالات و تصورات میں ہی ہیں۔	
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ (3:102)		
ترجمہ	اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالی سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تم اسلام کی حالت میں ہی مرنا۔	
يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (29:56)		
ترجمہ	اے میرے ایمان دار بندو! میری زمین وسیع ہے، اس لیے صرف میری ہی عبادت کرو۔	

مطالعہ کیجیے! سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑی کا وعظ مذہبی ادب کی تاریخ میں ایک شہ پارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کی گئی باتیں آج کے دور سے بھی مطابقت رکھتی ہیں۔ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0009-Mount.htm

تجزیہ	القصر	عربی
		مَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ (3:135)
		ترجمہ: اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشنے والا ہے۔
		مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ (5:99)
		ترجمہ: رسول کا فریضہ تو محض پہنچا دینا ہی ہے۔
		وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (2:11)
		ترجمہ: اور جب انہیں یہ کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔
		بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (2:117)
		وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔
		إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (2:173)
		اس نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ کے لیے مشہور ہو حرام ٹھہرایا ہے۔
		إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا (4:10)
		بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کرتے ہوئے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔

آج کا اصول: لفظ کم دو طرح استعمال ہوتا ہے : (۱) تعداد پوچھنا، اس صورت میں یہ 'کتنے؟' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۲) حیرت کے اظہار کے لئے، اس صورت میں یہ 'کتنے ہی!!' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ سوال کی مثال یہ ہے: قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا (اس نے کہا، 'تم کتنے دن رہا؟' پھر جواب دیا، 'میں ایک دن رہا۔')، كَمْ كُتُبٌ عِندَكَ (تمہارے پاس کتنی کتابیں ہیں؟)۔ حیرت کی مثال یہ ہے: كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ (کتنے ہی چھوٹے لشکر اللہ کے حکم سے بڑے لشکروں پر حاوی ہو جاتے ہیں!!!)، أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ (کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا)، أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ (کیا وہ زمین میں نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر چیز کے کتنے ہی قابل احترام جوڑے پیدا کیے؟)۔

عربی	القصر	تجزیہ
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ (4:171)		
ترجمہ: اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں، جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں۔		
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (5:90)		
ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں۔		
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ. قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (7:32_33)		
ترجمہ: آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیا اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہوں گی اہل ایمان کے لئے، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لئے بھی ہیں۔ ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں		
قَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ (2:88)		
ترجمہ: یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف والے ہیں نہیں نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے ملعون کر دیا ہے، ان کا ایمان بہت ہی تھوڑا ہے۔		

آج کا اصول: بعض اوقات مصدر کا مقصد کسی فعل کی تعداد کو بتانا ہوتا ہے۔ اسے 'مصدر المرّة' کہا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے طَبْعَ الْكِتَابُ طَبْعَةً (کتاب ایک بار شائع کی گئی)، نُكَبِّرُ سِتَّةَ تَكْبِيرَاتٍ فِي صَلَوةِ الْعِيدِ (ہم نے نماز عید میں چھ تکبیریں کہیں)۔ اس کے علاوہ بھی مصدر کی ایک اور قسم ہے جو کسی چیز کی حالت کو بیان کرتی ہے۔ اسے 'مصدر ہیئت' کہا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جِلْسَةٌ، مِشْيَةٌ وغیرہ۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں بعض اوقات مفعول ہی کو مصدر کے معنوں میں استعمال کر لیا جاتا ہے۔

عربی	قسم	تجزیہ
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ (2:116)		
ترجمہ	اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے اولاد بنا رکھی ہے۔ حالانکہ وہ پاک ہے۔ بلکہ زمین و آسمان میں جو بھی ہے اسی کا ہے اور ہر کوئی اس کے فرمان کے تحت ہے۔	
وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (2:135)		
ترجمہ	اور انہوں نے کہا کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ، ہدایت پا جاؤ گے۔ کہہ دیجئے کہ بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراہیمی والے ہیں، اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے۔	
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ (2:13)		
ترجمہ	خبر دار! وہی بیو قوف ہیں، لیکن جانتے نہیں۔	
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ (2:102)		
ترجمہ	سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔	
لَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (2:251)		
ترجمہ	اور اگر اللہ تعالی لوگوں میں سے کچھ کو کچھ کے ذریعے نہ پچھاڑتا تو زمین پر یقیناً فساد پھیلا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالی تو جہان والوں پر فضل کرتے ہیں۔	
أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ (2:40)		
ترجمہ	میرا وعدہ وفا کرو گے تو میں بھی تمہارا وعدہ پورا کروں گا۔ اور صرف مجھی سے ڈرو۔	
وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا (17:67)		
ترجمہ	اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔	

سبق 7: مساوات، ایجاز اور اطناب

> **تعمیر شخصیت**
> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لایعنی کاموں میں وقت برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بعض لوگ کچھ معانی کو بیان کرنے کے لئے بہت زیادہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور بعض دوسرے لوگ انہی معانی کو بیان کرنے کے لئے کم سے کم الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ علم المعانی میں الفاظ کے استعمال کی تین اقسام ہیں:

- **مساوات:** اگر الفاظ اتنے ہی ہوں جتنے معانی کو بیان کرنے کے لئے کافی ہوں تو اسے مساوات کہا جاتا ہے۔ جیسے **إِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ**۔ یہاں الفاظ اور معانی مقدار میں بالکل برابر ہیں۔ الفاظ اور معانی کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک عام اوسط ذہانت رکھنے والا شخص، جو نہ تو بالکل ہی جاہل ہو اور نہ زبان کا ماہر، ان الفاظ کی مدد سے معانی کو اچھی طرح سمجھ لے۔
- **ایجاز:** اگر معانی کی نسبت الفاظ کی تعداد کم ہو تو اسے 'ایجاز' کہتے ہیں۔ جیسے **لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الأَلْبَابِ**۔ یہاں کم الفاظ میں بہت ہی گہری بات کہہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالی نے یہ بات مخاطبین کی ذہانت پر چھوڑ دی ہے کہ اس میں غور کریں کہ قصاص کے قانون میں زندگی کیسے ہے۔ یہ قصاص ہی ہے جس کے باعث لوگ دوسروں کو قتل کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر قصاص کی سزا کو ختم کر دیا جائے تو یہ لوگوں کو اپنے دشمنوں کے قتل کا کھلا لائسنس دینے کے مترادف ہے۔ گویا قصاص کا قانون نسل انسانیت کی زندگی کی علامت ہے۔ یہ پوری بات چھوٹے سے جملے میں بیان کر دی گئی ہے گویا کہ کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔
- **اطناب:** اگر الفاظ کی تعداد معانی کی نسبت زیادہ ہو تو اسے 'اطناب' کہا جاتا ہے۔ جیسے سیدنا زکریا علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا: **رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا**۔ یہاں اتنے الفاظ میں صرف یہی بات بیان ہوئی ہے کہ 'میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔'

کم الفاظ استعمال کرنے یعنی 'ایجاز' کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں:

- بات کو یاد رکھنے کے قابل بنانا: زندگی کے تجربوں کو ذہین لوگ مختصر سے اقوال زریں یا ضرب الامثال کی صورت میں بیان کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی آخری سورتیں ایجاز کی مثال ہیں۔ ان میں مختصر الفاظ میں اتنے معانی بیان کر دیے گئے ہیں تاکہ ہر شخص انہیں یاد کر سکے۔
- سمجھنے کے قابل بنانا: بعض اوقات لمبی بات کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے جبکہ چند الفاظ میں کہی گئی بات کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔
- بعض اوقات مخاطبین لمبی بات کو سننے یا پڑھنے پر تیار نہیں ہوتے یا کلام کرنے والے کے پاس ہی اتنا وقت نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے پیغام کو مختصر الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔
- بعض لوگ جان بوجھ کر اشاروں کنایوں میں بات کرتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بات صرف مخصوص لوگ ہی سمجھ سکیں، ہر شخص اسے نہ سمجھ سکے۔

اطناب یعنی الفاظ کے زیادہ استعمال کی بھی متعدد وجوہات ممکن ہیں۔ جیسے:

- پیغام کو اتنی تفصیل سے بیان کرنا مقصود ہو کہ یہ اس کے ہر ہر پہلو کی وضاحت کر دے۔ اگر مخاطبین کے ذہنوں میں پیغام سے متعلق شکوک و شبہات اور سوالات ہوں، تو ان کا تفصیلی جواب دے دیا جائے۔ قرآن مجید کی آخری سورتوں میں دیے گئے توحید، رسالت اور آخرت کے پیغام کو سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف میں پوری تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔
- ایک ہی پیغام کو مختلف مقامات پر مختلف اسالیب میں بیان کر کے مخاطبین کے ذہنوں میں اتارنا مقصود ہو۔ جیسے سورۃ الرحمان میں ہر ہر نعمت کو یاد دلا کر کہا گیا ہے: **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ**۔ اس آیت کو بار بار لانے کا مقصد اللہ تعالی کی نعمتوں میں غور کر کے اس کا شکر گزار بندہ بننے کی تربیت دینا ہے۔

ایجاز کی اقسام

ایجاز کو بنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

- **إِيْجاز الْقصر**: اگر ایک چھوٹا اور آسان سا جملہ بہت سے معانی سمیٹے ہوئے ہو تو اسے ایجاز القصر کہا جاتا ہے۔ مثلاً **خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ**۔ یہ چھوٹی سی آیت اسلام کے فلسفہ اخلاق پر محیط ہے۔ ایک آئیڈیل مسلمان کا رویہ اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ اسے دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنا چاہیے۔ زندگی کے قانونی، سماجی، معاشی اور تمام معاملات میں حق بات کی تلقین کرنی چاہیے اور متکبرانہ اور جاہلانہ رویہ رکھنے والے ہٹ دھرم لوگوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس قسم کے ایجاز کی زبان کی بلاغت میں بہت اہمیت ہے۔ بلاغت کے مشہور ماہر اکثم بن صیفی کا تو یہ کہنا ہے کہ ایجاز القصر ہی بلاغت ہے۔
- **إِيْجاز الْحذف**: جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ طے شدہ الفاظ یا جملوں کو حذف کر دیا جاتا ہے اور کلام میں بالعموم ایسا قرینہ چھوڑ دیا جاتا ہے جس سے واضح ہو کہ یہاں کچھ حذف ہوا ہے۔ یہ بھی ایجاز ہی کی ایک قسم ہے۔ اسے 'ایجاز الحذف' کہتے ہیں۔ جیسے **كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ** (لوگ ایک ہی امت تھے، جب انہوں نے کفر کی روش اختیار کرتے ہوئے اختلاف کیا، تو اللہ نے ان میں انبیاء کو مبعوث فرمایا)۔ ترجمے میں جو سرخ الفاظ ہیں، ان کے ہم معنی الفاظ عربی میں حذف ہیں کیونکہ یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ انبیاء کی ضرورت ہی اس وقت پڑی جب لوگوں نے حق کی روش سے انحراف کیا۔ اگر وہ ایک ہی دین پر رہتے تو اللہ تعالی کو انبیاء بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔

چیلنج! استعارہ، کنایہ اور تشبیہ میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی ایک ایک مثال دیجیے۔

اطناب کی اقسام

- **تطویل:** بعض اوقات ایک سے زائد ہم معنی لفظ کو ایک ہی معنی کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ اس بات کا تعین کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کون سا لفظ اصل ہے اور کون سا اضافی۔ اسے تطویل کہتے ہیں۔ جیسے ألفی قولَها کِذبًا و مِینًا (مجھے اس کا قول کذب اور جھوٹ لگا)۔ یہاں دو الفاظ کِذبًا و مِینًا استعمال ہوئے ہیں جو ہم معنی ہیں۔ ہم کسی ایک کو بھی اصل مان کر دوسرے کو اضافی قرار دے سکتے ہیں۔ ایسے الفاظ کا مقصد تاکید یا کسی بات کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت ہوتا ہے۔
- **حشو:** اگر دو یا زیادہ الفاظ و مرکبات کو ایک ہی معنی کے لئے استعمال کیا جائے تو اسے حشو کہتے ہیں۔ جیسے بقول شاعر: و أعلَمُ عِلمَ الیَومِ و الأمسِ قبلَهُ : و لکنني عن علم ما في غَدٍ عَمی (مجھے آج اور گزرے ہوئے کل کے بارے میں تو معلوم ہے مگر آنے والے کل کے بارے میں میں نابینا ہوں۔) گزرے ہوئے کل کے لئے 'الامس' کافی تھا مگر شاعر نے 'قبلہ' کا بھی اضافہ کر دیا۔ یہ حشو ہے۔
- **ذکر الخاص بعد العام:** کسی عمومی چیز کو بیان کرنے کے بعد اسی کی خصوصی چیز کو بیان کیا جاتا ہے جیسے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى (نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور پر درمیانی نماز کی)۔ پہلے نمازوں کا عمومی ذکر کیا گیا اور پھر خاص کر درمیانی نماز کو بیان کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نزول قرآن کے معاشرے میں نماز عصر کی حفاظت زیادہ مشکل کام تھا۔ اس وقت چرواہے اپنے گلے اکٹھے کر رہے ہوتے، تاجر سامان سمیٹ کر دکانیں بند کر رہے ہوتے، کسان دن بھر کے کام کاج کو سمیٹ رہے ہوتے تھے۔ اس وجہ سے نماز عصر کی حفاظت کے لئے زیادہ محتاط ہونا ضروری تھا جس کے لئے یہاں یہ الفاظ آئے ہیں۔
- **ذکر العام بعد الخاص:** پہلے خصوصی بات کو بیان کر کے اس کے بعد عمومی بات کو بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے سیدنا نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ہے: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔ آپ نے پہلے تو خاص اپنا اور اپنے والدین کا ذکر کیا، اس کے بعد عمومی اہل ایمان کا۔ اس کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ خصوصی لوگوں کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کروائی جائے۔
- **تکرار:** کسی بات کو بار بار دوہرانے کو تکرار کہتے ہیں۔ بے جا تکرار کلام کی خامی سمجھی جاتی ہے مگر کسی خاص مقصد کے تحت تکرار مفید ہوتی ہے۔ اس کا مقصد بات پر زور دینا اور اسے مخاطب کے ذہن میں راسخ کرنا ہوتا ہے۔ اس سے محبت، خوف یا شکر گزاری کے جذبات پیدا کیے جاتے ہیں۔ جیسے سورۃ الرحمان میں فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کی تکرار کا مقصد شکر کے جذبات پیدا کرنا ہے۔
- **الایضاح بعد الابہام:** بعض اوقات مختصر بات پہلے کر کے پھر اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد مخاطب کو سوچنے پر مجبور کرنا ہوتا ہے۔ جیسے أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ: أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ (اس نے تمہیں وہ دیا جو تم جانتے ہو، اس نے تمہیں مویشی اور اولاد دیے۔)

- **اعتراض:** یہ اردو والا اعتراض نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بات کرتے کرتے اچانک کلام کرنے والا کوئی ضروری مگر غیر متعلق بات بیان اپنے کلام کے بیچ میں بیان کر دے۔ اس بات کو 'جملہ معترضہ' کہتے ہیں۔ جیسے بات کرتے کرتے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آ جائے تو ہم 'صلی اللہ علیہ وسلم' ضرور کہتے ہیں۔ اس جملے کا پوری بات سے تعلق نہیں ہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم یہ الفاظ بات کو مکمل کرنے سے پہلے کہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے : فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ -- إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ -- نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ (جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں آنے کا حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔ تمہاری خواتین تمہارے لئے کھیت کی مانند ہیں، اپنے کھیت میں جس طریقے سے چاہو، آؤ)۔ یہاں ازدواجی تعلق سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں کہ میاں بیوی کو ازدواجی تعلق اس وقت قائم کرنا چاہیے جب خاتون ماہواری سے پاک ہو جائے۔ یہ تعلق صرف اور صرف اس مقصد کے لئے مخصوص مقام سے قائم ہونا چاہیے البتہ اس کے لئے کوئی بھی طریقہ یا اسٹائل استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کے دوران پاکیزگی کی ترغیب کے لئے ایک اہم بات کو جملہ معترضہ کے طور پر بیان کر دیا گیا ہے جسے ہم نے نیلے رنگ میں ظاہر کیا ہے۔ خطیبوں کے کلام میں جملہ معترضہ کا استعمال عام ہے۔ قرآن مجید میں بھی جملہ معترضہ کی مثالیں عام ہیں۔ بسا اوقات یہ خاصے طویل بھی ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ اس تصور کو نہیں سمجھتے، وہ قرآن کو ایک غیر منظم کتاب سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔
- تذییل: بعض اوقات کسی خاص بات کو کرتے کرتے اس کے ذیل میں ایک عمومی بات بیان کر دی جاتی ہے۔ اسے 'تذییل' کہا جاتا ہے۔ جیسے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، یقیناً باطل نے مٹنا ہی ہوتا ہے)۔ یہاں جملہ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا عمومی بات ہے جو باطل کے مٹنے کے ضمن میں بیان کر دی گئی ہے۔
- احتراس: بعض اوقات کسی غلط فہمی کو پیدا ہونے سے پہلے ہی دور کرنے کے لئے ایک لفظ یا جملہ بطور احتیاط بیان کر دیا جاتا ہے۔ اسے 'احتراس' کہتے ہیں۔ جیسے اضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَى (اپنا ہاتھ بغل میں رکھ کر اسے باہر نکالیے، یہ بغیر کسی خرابی کے چمکتا سفید ہو جائے گا۔ یہ ایک اور نشانی ہے)۔ یہ سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک نشانی کا بیان ہے کہ آپ کا ہاتھ چمکتا تھا۔ ہاتھ کا سفید ہو کر چمکنا کسی بیماری کے باعث بھی ہو سکتا ہے لیکن مِنْ غَيْرِ سُوءٍ کے الفاظ نے اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا کہ یہ بیماری نہیں بلکہ خوبصورتی کے ساتھ تھا۔
- تکمیل: بعض اوقات کسی لفظ یا مرکب کو کسی خاص نکتے یا خاص پہلو کی وضاحت کے لئے بیان کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے گہرا مقصد چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۔ یہاں عَلَى حُبِّهِ کے الفاظ اضافی لگتے ہیں مگر یہ انفاق فی سبیل اللہ کے اصل مقصد کو بیان کرتے ہیں کہ غرباء کو کھانا کھلانا دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی محبت میں ہونا چاہیے۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ ایجاز و اطناب کی متعلقہ قسم کو بیان کیجیے اور اس کا مقصد واضح کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربی	قسم	تجزیہ
يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ (2:26)	إيْجاز قصَر	یہاں ایک گہری بات کہی گئی ہے کہ قرآن سے بعض لوگ گمراہ بھی ہوتے ہیں۔ ایسا کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایک دل میں ٹیڑھا پن رکھتے ہوں۔
ترجمہ: اس کے ساتھ کئی ایک کو گمراہ کرتا ہے اور کئی ایک کو ہدایت دیتا ہے۔ اور گمراہ تو فاسقوں کو ہی کرتا ہے۔		
بسم الله الرحمن الرحيم		
ترجمہ: اللہ تعالی کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور بہت رحمت کرنے والا ہے۔		
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (2:45)		
ترجمہ: اور صبر و صلوۃ کے ساتھ مدد طلب کرو۔ بے شک یہ چیز خاشعین کے علاوہ پر ہی گراں ہے۔		
وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (2:78)		
ترجمہ: اور ان میں کچھ ان پڑھ بھی ہیں جو کتاب کو محض خواہشات کے طور پر جانتے ہیں۔ اور وہ محض خیالات میں رہتے ہیں۔		
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (3:102)		
ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالی سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہوتا ہے۔ اور تم اسلام کی حالت میں ہی مرنا۔		
وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ (7:142)		
ترجمہ: اور ہم نے موسی علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور مزید دس سے پورا کیا۔		

چیلنج! شرط کو بیان کرنے کے لئے کون کون سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں؟ ان میں کیا فرق ہے؟

عربی	قسم	تجزیہ
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (3:31)		
ترجمہ: فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا۔		
وَلَوْ تَرَى إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ (6:27)		
ترجمہ: کاش کہ آپ وہ منظر دیکھتے جب انہیں آگ کے پاس ٹھہرایا گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ کاش ہم لوٹائے جائیں تو ہم آیات کو نہیں جھٹلائیں گے۔		
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (2:117)		
ترجمہ: آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔		
وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ. يُوسُفُ! أَيُّهَا الصِّدِّيقُ! (12:45_46)		
ترجمہ: اور اس شخص نے جس نے ان دونوں میں سے نجات پائی اور اسے ایک عرصے بعد یاد آیا، کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتا سکتا ہے، البتہ مجھے جانے کی اجازت دی جائے۔ اے سچائی کے پیکر یوسف!		
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (110:1_3)		
ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجائے گی اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں، تو اپنے رب کی پاکی بیان کیجئے گا اور اس سے استغفار کیجئے گا، وہ تو بہت رجوع کرنے والا ہے۔		
أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ. حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ. كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ. ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ. كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ. لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ (102:1_6)		
ترجمہ: زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔ ہر گز نہیں تم عنقریب معلوم کر لو گے۔ ہر گز نہیں پھر تمہیں جلد علم ہو جائے گا۔ ہر گز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو۔ تو بیشک تم جہنم دیکھ لو گے۔		

آج کا اصول: لفظ 'قد' کو جب اسے فعل ماضی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اسے 'ماضی قریب' کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے قَدْ نَصَرْتُهُ (میں نے ابھی تو اس کی مدد کی ہے)۔

تجزیہ	قسم	عربی
		فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (47:19)
جان لیجئے کہ الہ تو صرف اللہ ہی ہے، اور اپنی غلطی کی اپنے اور مومنوں اور مومنات کے لیے معافی مانگیے۔		ترجمہ
		وَالْعَصْرِ. إِنَّ الإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (103:1-3)
زمانے کی قسم! انسان یقیناً نقصان میں ہے، ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق و صبر کی تلقین کرتے رہے ان کی اور بات ہے۔		ترجمہ
		لِإِيلافِ قُرَيْشٍ. إِيلافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ. الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ (106:1-4)
قریش کے مانوس کرنے کے لئے۔ (یعنی) انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے لئے۔ (اس کے شکریہ میں)۔ پس انہیں چاہئے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن (وامان) دیا۔		ترجمہ
		إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (33:35)
بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے		ترجمہ

آج کا اصول: لفظ 'قد' کو جب اسے فعل مضارع کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو یہ 'کبھی' یا 'شاید' کا معنی دیتا ہے جیسے قَدْ يَنْزِلُ الْمَطَرُ اليوم (شاید آج بارش ہو) یا قَدْ يَنجحُ الكسلانَ (کبھی سست آدمی بھی کامیاب ہو ہی جاتا ہے) وغیرہ۔ بعض اوقات جب اسے فعل مضارع کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ بات میں زور بھی پیدا کر دیتا ہے جیسے قَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ (تم یقیناً جانتے ہی ہو کہ میں اللہ کا ایک رسول ہوں)۔

عربی	قسم	تجزیہ
وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ (15:66)		
ترجمہ	اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑیں کاٹ دی جائیں گی۔	
أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ. وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ. وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ (93:6_8)		
ترجمہ	کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟ اور آپ کو ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی۔ اور آپ کو نادار پایا اور پھر مالدار کر دیا۔	
فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (94:5_6)		
ترجمہ	تو یقینا تنگی کے ساتھ آسانی ہے، اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔	
إِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (64:14)		
ترجمہ	اور اگر تم معاف کر دو اور در گزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔	
أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ. ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ (75:34_35)		
ترجمہ	افسوس ہے تجھ پر حسرت ہے تجھ پر۔ وائے ہے اور خرابی ہے تیرے لیے۔	
وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. وَطُورِ سِينِينَ. وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ. لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (95:1_4)		
ترجمہ	قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔	
وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (31:14)		
ترجمہ	ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ. يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ. مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ. وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ. تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ. لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ. فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (40:38-44)		
ترجمہ	اور اس مومن شخص نے کہا کہ اے میری قوم! (کے لوگو) تم (سب) میری پیروی کرو میں نیک راہ کی طرف تمہاری رہبری کروں گا۔ اے میری قوم! یہ حیات دنیا متاع فانی ہے، (یقین مانو کہ قرار) اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔ جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔ اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلا رہے ہو۔ تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔ یہ یقینی امر ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں، اور یہ (بھی یقینی بات ہے) کہ ہم سب کا لوٹنا اللہ کی طرف ہے اور حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہل دوزخ ہیں۔ پس آگے چل کر تم میری باتوں کو یاد کرو گے میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کا نگراں ہے۔	

آج کا اصول: لفظ 'هلَّا' کو فعل مضارع کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد مخاطب کو کسی کام پر ابھارنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اسے **حرف التحريض** کہا جاتا ہے۔ مثلاً **هلَّا تَشكُوه إلى الْمُدِيرِ** (کیا تم منیجر سے اس کی شکایت نہیں کرو گے؟)۔ اسے فعل ماضی کے ساتھ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ ندامت کو ظاہر کرتا ہے اور **حرف التنديم** کہلاتا ہے۔ **هلَّا شَكَوتَهُ إلى الْمُدِيرِ** (تم نے منیجر سے اس کی شکایت کیوں نہ کی!!!)۔ بعض دیگر الفاظ **ألا، ألَّا، لولا، لوما** بھی اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

تعمیر شخصیت
وقت ایک نایاب دولت ہے۔ اسے بامقصد کاموں ہی میں استعمال کیجیے۔

دوسری زبانوں کی طرح عربی میں بھی کلام کا مقصد ایک پیغام دینا ہوتا ہے۔ اس پیغام کے اندر بھی ایک مقصد ہوتا ہے جو بظاہر نظر آتا ہے۔ کبھی اس پیغام کے اندر ایک پوشیدہ مقصد بھی ہوتا ہے جسے بظاہر الفاظ میں بیان نہیں کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر خبریہ جملوں کا ظاہری مقصد یہ ہوتا ہے کہ مخاطب کو کچھ معلومات فراہم کر دی جائیں۔ لیکن جیسے اگر کوئی بیٹا اپنے باپ سے اچھا سلوک نہ کرتا ہو اور اس کا کوئی خیر خواہ اس سے کہے : هذا أبوك۔ اس جملے کا مقصد بیٹے کی معلومات میں اضافہ نہیں ہو گا کہ یہ زیر بحث شخص تمہارا باپ ہے بلکہ بیٹے کو اس بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہو گا کہ یہ تمہارا باپ ہے، تمہیں اس سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ جملوں کو اپنے ظاہری مقصد سے ہٹ کر کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنے کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں:

- وضع الْماضي موضع الْمُضارع : عربی میں مستقبل کے کسی واقعے کو کبھی فعل ماضی میں بھی بیان کیا جاتا ہے: اس کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں:
  - مستقبل کا واقعہ نہایت ہی یقینی ہو اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ جیسے جَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۔ یہاں قیامت زیر بحث ہے جس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے اسے ماضی کے صیغے میں بیان کیا گیا ہے۔
  - مستقبل کا واقعہ بس ہوا ہی چاہتا ہو تو اسے ماضی میں بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے نماز کی اقامت کے وقت کہا جاتا ہے : قد قامت الصلوة۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جماعت بس شروع ہوا ہی چاہتی ہے۔
  - مستقبل کی کسی امید کو بیان کرنے کے لئے جیسے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۔ یہاں مستقبل کے ایک واقعے کو ماضی میں بیان کیا گیا ہے۔
- وضع الْمضارع موضع الْماضي : بعض اوقات، اس کے بالکل برعکس ماضی کے کسی واقعہ کو فعل مضارع میں بیان کر دیا جاتا ہے۔ اس کی بھی متعدد وجوہات ہوتی ہیں:
  - مخاطب کے ذہن میں کسی واقعہ کی تصویر کشی کرنے کے لئے جیسے : وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا ۔ اس طرح سے مخاطب کے ذہن میں بادلوں کے چلنے کی تصویر آجائے گی کہ گویا یہ چلے جا رہے ہیں۔
  - کسی فعل کے ماضی میں مسلسل ہونے کو بیان کرنے کے لئے جیسے : لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ۔ یہاں حرف 'لو' سے واضح ہے کہ بات ماضی کی ہو رہی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر پیغمبر تمہاری کثیر معاملات میں پیروی کیا کرتے تو تم ہی مشکل میں پڑ جاتے۔
- وضع الْخبَر موضع الإنشاء : بعض اوقات خبریہ جملے کو کسی بات کی ترغیب یا درخواست کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہم کہتے ہیں : صلى الله عليه وسلم۔ اصل جملہ ہے اللهم صلِّ عليه وسلِّمه جسے خبریہ اسلوب میں بیان کیا جاتا ہے۔ کبھی امید دلانے یا ترغیب دینے کے لئے بھی بات کو خبریہ اسلوب میں بیان کیا جاتا ہے جیسے : عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي ۔

سبق 8: مختلف اسالیب کا مجازی استعمال

- وضع الإنشاء موضع الْخبَر: اس کے برعکس کبھی غیر بیانیہ یا انشائیہ اسلوب کو خبریہ جملے کی جگہ استعمال کر لیا جاتا ہے۔ اس کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں:
  - کسی بات پر توجہ مبذول کروانے کے لئے۔ جیسے: **قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ**۔ یہاں الفاظ **أَقِيمُوا** اور **ادْعُوهُ** کو مخاطبین کی توجہ مبذول کروانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے ورنہ یہی مضمون اس جملے سے بھی بیان کیا جا سکتا تھا: **قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَإقامة وُجُوهِكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالدعاء**۔
  - دو آپشنز کے برابر ہونے کو بیان کرنے کے لئے۔ جیسے: **قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ**۔ یہاں انفاق کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ ایمان کے بغیر اپنے دل سے انفاق کرنا یا مجبوراً کرنا دونوں برابر ہیں۔
- الإضمارُ في مقام الإظهار: بعض اوقات کسی شخص کا نام چھپانا ہو تو اس کی جگہ ضمیر استعمال کر لیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ضمیر کو اسم سے پہلے لا کر اس اسم پر تاکید پیدا کی جاتی ہے جیسے **هو الله أحد**۔
- الإظهار في مقام الإضمار: کبھی ضمیر استعمال کرنے کے موقع پر زیر بحث ہستی کا نام لے لیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد اس ہستی پر فوکس کرنا اور مخاطبین کو ترغیب دینا ہوتا ہے۔ جیسے: **إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا**۔ یہاں کوئی ضمیر استعمال کرنے کی بجائے اللہ نے اپنا نام لیا ہے تاکہ مخاطبین یہ جان لیں کہ یہ 'اللہ' کا حکم ہے کہ صرف اہل لوگوں کے سپرد ہی امانت کی جائے۔
- تَجاهل العارف: اسے اردو میں 'تجاہل عارفانہ' کہتے ہیں۔ یعنی جان بوجھ کسی چیز کے بارے میں نظر انداز کرنے یا لاعلم ہونے کا رویہ ظاہر کرنا۔ اس کا مقصد مخاطب کے سامنے حیرت، تعریف، غرور، طنز یا افسوس کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ ایسا عام طور پر معصومانہ انداز میں سوال پوچھ کر کیا جاتا ہے۔ جیسے جہنمیوں سے کہا جائے گا: **أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ**؟ یہاں اس سوال کا مقصد مجرموں کی حالت پر طنز ہے نہ کہ ان سے معلومات کا حصول۔
- أسلوب الحَكِيم: بعض اوقات سوال کو نقل کر دیا جاتا ہے مگر جواب فراہم نہیں کیا جاتا۔ اسے اسلوب الحکیم کہتے ہیں۔ اس کا مقصد مخاطب کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ تمہارا سوال اتنا معقول ہے کہ اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی بجائے کوئی اور بات زیادہ اہم ہے جسے بیان کیا جا رہا ہے۔ جیسے: **يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَى أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ**۔ یہاں اہل کتاب کے سوال کا جواب دینے کی بجائے ان کے رویے پر تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ لوگ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ایسے ہی نامعقول مطالبات کر چکے ہیں، ان کی بات پر کان دھرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چیلنج! ایجاز، اطناب اور مساوات میں کیا فرق ہے؟

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے۔ کلام کو اپنے ظاہری مفہوم سے ہٹ کر استعمال کرنے کا مقصد واضح کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربي		قسم	تجزیہ
أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ (25:15)		وضع الإنشا موضع الخبر	سوال کا مقصد معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ ترغیب دینا ہے۔
ترجمہ	کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشہ کی جنت کہ جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے۔		
وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ. الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (2:26_27)			
ترجمہ	اور اس کے ساتھ گمراہ تو محض نافرمان ہی کرتے ہیں۔ وہ کہ جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں، اور جسے اللہ تعالیٰ نے ملانے کی تلقین کی ہے اسے قطع کرتے ہیں۔ اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ نقصان میں ہیں۔		
لَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى (35:45)			
ترجمہ	اگر اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس بات کا مؤاخذہ کرتا جو انہوں نے کرتوت کیے تو زمین پر کسی جاندار کو باقی نہ رہنے دیتا، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں خاص مدت تک مہلت مہیا کر رہا ہے۔		
أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ (36:47)			
ترجمہ	کیا ہم انہیں کھلائیں کہ جنہیں اللہ چاہتا تو کھلا دیتا۔		
مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا (6:160)			
ترجمہ	جس نے کوئی نیکی کی تو اس کے لیے دس گنا ہے، اور جس نے برائی کی تو اس کو اس کی مثل گناہ ملے گا۔		

چیلنج!

کن کن صورتوں میں اطناب کو ایجاز پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ہر صورت کی ایک مثال دیجیے۔

عربی	قسم	تجزیہ
أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا (79:27)		
ترجمہ	کیا تخلیق میں تم زیادہ سخت ہو یا وہ آسمان جو اس نے بنایا ہے۔	
يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ. يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ (51:12_13)		
ترجمہ	وہ پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب ہے؟ ہاں یہ وہ دن ہے جس میں یہ آگ پر تپائے جائیں گے۔	
لَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ (32:12)		
ترجمہ	کاش کہ آپ دیکھیں جب مجرم اپنے رب کے ہاں سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔	
أَاتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ (2:80)		
ترجمہ	کیا تم نے اللہ کے یہاں کوئی معاہدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس کی خلاف ورزی نہیں کرے گا؟	
لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ (11:12)		
ترجمہ	اس پر خزانہ کیوں نہیں اترا؟ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہی آتا۔	
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ (2:79)		
ترجمہ	ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو پہلے خود ہاتھ سے کتاب لکھ لیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، تاکہ وہ اس سے کچھ مال بٹور لیں۔ تباہی ہے، اس سبب سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور اس پر بھی جو انہوں نے کیا۔	

آج کا اصول: بعض اسم کسی خاص قوم یا قبیلے یا گروہ کو بیان کرتے ہیں۔ اگر ان کے آخر میں ایک 'يّ' لگا دیا جائے تو ان سے مراد اس قوم کا ایک فرد ہوتا ہے جیسے إنكِلِيزٌ (انگریز قوم)، إنكِلِيزِيٌّ (ایک انگریز)، تُرْكٌ (ترک قوم)، تُرْكِيٌّ (ایک ترک شخص)، أنصَارٌ (انصار مدینہ)، أنصَارِيٌّ (ایک انصاری) وغیرہ۔

عربی	قسم	تجزیہ
لَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ (2:145)		
ترجمہ	اگر آپ علم آجانے کے بعد بھی ان کی خواہشات کے مطابق چلیں گے تو اس وقت آپ کا شمار ظالموں میں ہو گا۔	
يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا (33:63)		
ترجمہ	لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ بتلا دیجئے کہ اس کا علم رب کے پاس ہے، اور آپ کو کیا خبر کہ ممکن ہے کہ قیامت قریب ہی ہو۔	
يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ. يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ (51:12_13)		
ترجمہ	وہ بدلے کے دن کے بارے میں پوچھتے ہیں، یہ تو وہ دن ہے جس میں وہ آگ پر تپائے جائیں گے۔	
أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ (2:61)		
ترجمہ	کیا تم ادنیٰ کو بہترین کے سے تبدیل کرنا چاہتے ہیں؟	
وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ (5:116)		
ترجمہ	اور جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟	
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا (2:62)		
ترجمہ	جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اچھے عمل کیے۔	
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ (2:64)		
ترجمہ	پھر تم اس کے بعد پھر گئے تو اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں ہوتے۔	

سبق 9: کلام کے رخ میں ہونے والی تبدیلیاں۔۔۔التفات

قرآن مجید کی صنف سخن منفرد ہے اور انسانوں کے کلام میں ایسی صنف سخن کی مثال نہیں ملتی۔ البتہ زبان کے ماہرین کے نزدیک انسانوں کے کلام میں خطیبوں کا کلام قرآن کے قریب ترین سمجھا جاسکتا ہے۔

تعمیر شخصیت
قرآن کو سمجھ کر اس کی تلاوت کیجیے۔ پھر اس کا پیغام دوسروں تک بھی پہنچائیے۔

جیسے ایک خطیب اپنی تقریر کے دوران کلام کے رخ کو بار بار تبدیل کرتا ہے، اسی طرح قرآن مجید میں بھی کلام کا رخ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ابھی بات غائب کے صیغے میں ہو رہی تھی کہ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب شروع ہو گیا۔ پھر بات متکلم کے صیغے میں ہونے لگی۔ اس کا مقصد سامعین کو مسلسل متوجہ رکھنا ہوتا ہے کہ تاکہ ایک ہی طرز کی بات سنتے سنتے کہیں وہ غائب دماغ نہ ہو جائیں۔ کلام میں تبدیلی کی اقسام ہیں:

- **التکلم الی الخطاب**: متکلم سے مخاطب کے صیغے میں رخ کو تبدیل کرنا جیسے **وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ** ۔ بات کا آغاز 'میں سے ہوا ہے لیکن پھر دوسروں سے خطاب 'تمہیں لوٹنا ہے' شروع ہو گیا۔
- **التکلم الی الغیبۃ**: متکلم سے غائب کے صیغے میں بات کو لے جانا جیسے **إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ**۔ اللہ تعالیٰ نے خود کو پہلے 'ہم' سے تعبیر کیا اور پھر 'اپنے رب کے لئے' میں کلام کے رخ کو تبدیل کر دیا۔
- **الخطاب الی التکلم**: خطاب کرتے کرتے متکلم کے لہجے میں بات کرنا جیسے **وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ**۔ بات کا آغاز خطاب سے ہوا اور پھر کلام کا رخ 'میرا رب' کی جانب مڑ گیا۔
- **الخطاب الی الغیبۃ**: خطاب سے بات کرتے کرتے غائب کی جانب رخ مڑ جاتا ہے جیسے **رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ**۔ یہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کرتے 'یقیناً اللہ' کی جانب کلام کا رخ پھیر دیا گیا ہے۔
- **الغیبۃ الی التکلم**: صیغہ غائب میں بات کرتے کرتے صیغہ متکلم میں بات کی جاتی ہے جیسے **وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا**۔ یہاں بات کا آغاز 'وہی' سے ہوا اور پھر 'ہم نے اتارا' کی صورت میں کلام کا رخ تبدیل کیا گیا۔
- **الغیبۃ الی الْخطاب**: صیغہ غائب میں بات کرتے کرتے کلام کا رخ خطاب میں بدل جاتا ہے جیسے **وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ** ۔ یہاں بنی اسرائیل کے میثاق ذکر کرتے کرتے ان سے خطاب شروع ہو گیا ہے۔

آج کا اصول: الفاظ 'إيّاكَ و' کا معنی ہے 'خبردار رہنا کہ' جیسے إيّاك والْحَسَدَ (حسد سے خبردار رہنا)، إيّاكنّ والكلبَ (آپ خواتین کتے سے ہوشیار رہیے)۔ وغیرہ۔

سبق 9: کلام کے رخ میں ہونے والی تبدیلیاں۔۔۔التفات

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے اور کلام کے رخ میں تبدیلی کو بیان کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو توسیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربی		قسم
وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ (2:30)		غيبة الى تكلم
ترجمہ	اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں بنانے والا ہوں	
وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ. اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (6:105_106)		
ترجمہ	اور ہم اس طور پر دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تا کہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور تا کہ ہم اس کو دانشمندوں کے لئے خوب ظاہر کر دیں۔ آپ خود اس طریق پر چلتے رہئے جس کی وحی آپ کے رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور مشرکین کی طرف خیال نہ کیجئے ۔	
إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلاَئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ (8:12)		
ترجمہ	جب آپ کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔	
فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ. فَسَجَدَ الْمَلاَئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (15:29_30)		
ترجمہ	تو جب میں اسے برابر کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے جھک جانا۔ تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔	
يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا. وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا. وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا. وَسَلامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا. وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا (19:12_16)		
ترجمہ	اے یحیٰی! میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی۔ ور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی، وہ پرہیز گار شخص تھا۔ اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا وہ سرکش اور گناہ گار نہ تھا۔ اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے۔ اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر۔ جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں۔	

چیلنج!

قصر کسے کہتے ہیں؟ اس کے لئے کون کون سے الفاظ کن کن صورتوں میں استعمال کیے جاتے ہیں؟

قسم	عربي
	رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ. فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى (3:194_195)
ترجمہ	اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلائِفَ الأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (6:165)
ترجمہ	اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تا کہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔
	إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُرْدِفِينَ (8:9)
ترجمہ	جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتے سے مدد کروں گا جو لگا تار آتے چلے جائیں گے۔
	لا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ. نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (15:48_49)
ترجمہ	انہیں وہاں تھکاوٹ نہ ہو گی اور نہ ہی وہاں سے نکالے جائیں گے۔ میرے بندوں کو بتلا دیجئے کہ میں ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

آج کا اصول: الفاظ 'أَرجُو أنْ' کا معنی ہے 'میں درخواست کرتا / کرتی ہوں کہ' جیسے أرجُو أنْ تَأخُذَ (میری درخواست ہے کہ آپ لے لیں)، أرجو أن تَاكُلَ (میری درخواست ہے کہ آپ کھانا کھالیں)۔ وغیرہ۔

مطالعہ کیجیے! تخلیقی صلاحیت کو بہتر کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ طے شدہ باتوں سے ہٹ کر سوچیے:

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0013-Pineye.htm

سبق 10: علم البدیع

ہم نے علم البیان اور علم المعانی کے مباحث کا مطالعہ مکمل کر لیا ہے۔ اس سبق میں ہم علم بلاغت کے تیسرے علم، علم البدیع کے اصول و مبادی کا مطالعہ کریں گے۔

علم البدیع کا مقصد کلام کو اس کی ظاہری شکل اور معانی کے اعتبار سے خوبصورت بنانا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ علم، قرآن و حدیث کے معانی کو سمجھنے کے لئے زیادہ اہم نہیں ہے، اس وجہ سے ہم اس کے بنیادی تصورات کا مختصراً جائزہ لیں گے۔

معنوی خوبصورتی

عربی میں کلام کو معانی کے اعتبار سے خوبصورت بنانے کے لئے متعدد طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں بعض یہ ہیں۔

- طباق: یعنی ایک ہی جملے میں ایک اسم اور اس کے متضاد اسم کو اکٹھا کرنا۔ جیسے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔
- مقابلة: دو مقابلے کی چیزوں کا ایک ہی جملے میں موازنہ کرنا جیسے يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ۔
- مَرَاعَاةُ النَظَير: دو باہمی تعلق والے ایسے الفاظ کو ایک جملے میں اکٹھا کرنا جو ایک دوسرے کے متضاد نہ ہوں۔ مثلاً إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔ یہاں سماعت و بصارت ایک دوسرے سے متعلق ہیں مگر متضاد نہیں ہیں۔
- مشاکلة: لفظ کو شکل اور معنی کی مناسبت سے استعمال کرنا جیسے نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ۔ اللہ تعالی بھولنے سے پاک ہے۔ فَأَنْسَاهُمْ کا مطلب ہے کہ 'اس نے انہیں چھوڑ دیا کیونکہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔' یہاں اسی لفظ کو جملے کی خوبصورتی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔
- الطَّيُّ والنَشرُ: دو باتوں کا موازنہ کرنا اور اس کے بعد ان کی تفصیل بیان کرنا مگر یہ بات بیان نہ کرنا کہ کون سی چیز کس سے متعلق ہے۔ مثلاً جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ۔ یہاں پہلے رات اور دن کا ذکر فرمایا پھر سکون اور رزق کی تلاش کا ذکر ہوا۔ اس بات کو مخاطب کی ذہانت پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ سکون رات سے متعلق ہے اور رزق کی تلاش دن سے۔ بعض اوقات ترتیب کو بھی اس لئے الٹ دیا جاتا ہے کہ مخاطب کا ذہن متوجہ رہے۔
- جمع: دو بظاہر غیر متعلق الفاظ کو ایک جملے میں اکٹھا کرنا۔ مثلاً الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ ایسی صورتوں میں ان چیزوں کے درمیان تعلق گہرا ہوتا ہے۔ مثلاً مال اور اولاد میں گہرا تعلق یہ ہے کہ انسان ان دونوں ہی کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ عربوں کے ہاں یہی دو چیزیں تھیں جن پر وہ فخر کیا کرتے تھے۔

- تفریق: یہ ریاضی والی تفریق نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دو چیزوں کو ایک جملے میں اکٹھا کرنا۔ پھر ان میں سے ایک کی تفصیل بیان کرنا اور دوسرے کو بالکل ہی نظر انداز کر دینا۔ اس کا مقصد پہلی چیز کی دوسری پر فضیلت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ جیسے هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ۔ یہاں میٹھے پانی کی تفصیل تو بیان کی گئی ہے مگر کھارے پانی کی طرف بس اشارہ ہے۔ اس کا مقصد میٹھے پانی کی خوبی کو بیان کرنا ہے۔
- تقسیم: دو چیزوں کو ایک جملے میں بیان کرنا، پھر ایک ایک کو لے کر علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان کرنا۔ مثلاً كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ. فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ. وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ۔
- مبالغة: کسی بات کی شدت یا عظمت کو بیان کرنا۔ جیسے أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ اس مثال میں اندھیرے در اندھیرے کی تفصیل ہے۔
- نفي شيء بإيجابه: یعنی مثبت چیز کو منفی اسلوب میں بیان کرنا۔ جیسے لا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔ یعنی وہ ہر حالت میں اللہ ہی ذکر کرتے ہیں۔
- العکس: یعنی دو متضاد چیزوں کا ایک ہی جملے میں حصہ بنانا۔ مثلاً يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ۔

ظاہری خوبصورتی

معنوی اعتبار سے خوبصورتی پیدا کرنے کے علاوہ کلام کے ظاہری پہلو میں بھی خوبصورتی پیدا کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں تکلف یا تصنع کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اگر بلا تکلف ایسا ہو جائے تو کلام میں خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعض طریقے یہ ہیں:

- جناس: دو مختلف المعنی الفاظ کو اس انداز میں جملے کے اندر اکٹھا کرنا جن کی آوازیں ملتی جلتی ہوں۔ مثلاً وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ۔
- سجع: یعنی کلام کو ہم قافیہ رکھنا جیسے الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُونَ. الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ. وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ۔ قرآن میں اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔
- ترصیع: دو ہم وزن جملوں کو ہم قافیہ بنانا جیسے إِنَّ الأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ. وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ۔ ایسے کلام کو مقفّع و مرصّع کلام کہا جاتا ہے۔
- إنعكاس: لفظ کے حروف کو الٹ کر ایک اور لفظ بنانا اور ان دونوں کو ساتھ ساتھ استعمال کر دینا۔ مثلاً وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

> چیلنج! تجاہل العارف کسے کہتے ہیں؟ یہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟ دو مثالیں دیجیے۔

دوسرے کے کلام کا دوبارہ استعمال

دوسرے کے کلام کو استعمال کرنے کے مختلف راستے ہیں۔ تفصیل یہ ہے:

- سرقہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل کلام کرنے والے کا نام بتائے بغیر اس کے کلام کو استعمال کرنا۔ یہ چوری کے مترادف ہے اور نہایت ہی گری ہوئی حرکت ہے۔ اس کی اقسام یہ ہیں:
  - نسخ: یعنی دوسرے کے کلام کو الفاظ اور معانی سمیت نقل کر لینا۔
  - مسخ: دوسرے کے کلام کو لے کر اس میں کچھ تبدیلیاں کر کے انہیں نقل کر لینا۔
  - سلخ: دوسرے کے معانی کو لے کر انہیں اپنے الفاظ میں پیش کر دینا۔
- اقتباس: دوسرے کے کلام کے کچھ حصے کو اس کے نام کے ساتھ پیش کرنا۔ یہ درست اور جائز ہے۔ قرآن مجید میں بھی بہت سے لوگوں کے اقوال نقل ہوئے ہیں۔
- تضمین: اس کا استعمال عام طور پر شاعری میں ہوتا ہے۔ ایک شاعر کسی مشہور شاعر کا کلام لیتا ہے اور اسی وزن اور قافیہ پر اپنے اشعار اس نظم میں شامل کرتا چلا جاتا ہے۔ اصل شاعر کا نام بیان کر دیا جاتا ہے۔ اسے بھی درست سمجھا جاتا ہے۔
- عِقد: اس کا مطلب ہے دوسرے کی نثر کو شاعری کے قالب میں بیان کر دینا۔ بہت سے عرب شاعروں نے قرآن و حدیث کے مضمون کو شاعری میں بیان کیا ہے۔
- حِل: یہ عِقد کا الٹ ہے۔ یعنی دوسری کی شاعری کو نثری اسلوب میں بیان کرنا۔ یہ دونوں جائز ہیں بشرطیکہ اصل مصنف کا نام بیان کر دیا جائے۔
- تلمیح: یہ کسی مشہور واقعے کی طرف اشارہ کرنا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے مشہور واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر تفصیل بیان نہیں کی گئی کیونکہ یہ واقعات بہت مشہور ہیں اور ان کی تفصیلات بائبل میں درج ہیں۔

آج کا اصول: عربی میں مجازی معنی بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ بعض اوقات خبریہ جملوں کو حکم یا درخواست کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے یا درخواست والے جملوں کو خبر کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات سوال کا مقصد جواب حاصل کرنے کی بجائے کچھ اور ہوتا ہے۔ الفاظ میں کسی بات کو بیان کرنا یا انہیں حذف کر دینے سے مختلف معنی نکلتے ہیں۔ الفاظ کی ترتیب بدلنے میں معنی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اسم معرفہ یا نکرہ کے استعمال سے مختلف مفاہیم پیدا کیے جاتے ہیں۔ الفاظ کی تعداد کی کمی بیشی مختلف معنی رکھتی ہے۔ ان سب کی مختلف صورتیں اس ماڈیول میں بیان کی گئی ہیں۔

سبق 10: علم البدیع

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کو ترجمہ کیجیے اور جملے کو خوبصورت بنانے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے، اس کا تعین کیجیے۔ اگر بات واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کیجیے۔

عربي		قسم
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (5:90)		جمع
ترجمہ	یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔	
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ (6:1)		
ترجمہ	تمام تعریفات اس اللہ کے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور اندھیرے اور روشنی پیدا کی۔	
لاَ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (6:103)		
ترجمہ	آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں، ہاں وہ آنکھوں کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ باریک بین اور باخبر ہے۔	
بسم الله الرحمن الرحيم		
ترجمہ	اللہ تعالیٰ جو بہت مہربان، بہت رحمت کرنے والا ہے کے نام سے شروع کرتا ہوں۔	
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ (38:66)		
ترجمہ	وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کا رب ہے، بہت غالب، بہت بخشنے والا۔	
وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى. وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا (53:43_44)		
ترجمہ	اور بے شک وہی ہنساتا اور رلاتا ہے، اور وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔	
يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ. وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (101:4_5)		
ترجمہ	وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح، اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوں گے۔	

چیلنج! اسلوب الحکیم کسے کہتے ہیں؟ یہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟ دو مثالیں دیجیے۔

عربی	قسم
وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ.(104:1_8)	
ترجمہ: تباہی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔	
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى. وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (92:5_10)	
ترجمہ: اور جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اپنے خدا سے) بے نیازی برتی۔ اور بھلائی کو جھٹلایا۔ اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے۔	
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ. وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (55:5_6)	
ترجمہ: سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔	
وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ (17:12)	
ترجمہ: ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا، اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور ماہ و سال کا حساب معلوم کر سکو۔	
مَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ (17:15)	
ترجمہ: جس نے ھدایت حاصل کی تو اس کی ہدایت اسی کے مفاد میں ہے۔	
لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (59:21)	
ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو آپ اسے دیکھتے کہ وہ اللہ سے خشیت کی بناء پر کانپ رہا ہوتا اور پھٹنے کو ہوتا۔	
وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ (31:32)	
ترجمہ: اور ہمارے آیات کا انکار ہر غدار اور ناشکرا ہی کرتا ہے۔	

عربی	قسم
فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ. فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ. وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ. فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (101:6_9)	
ترجمہ	پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہ دل پسند عیش میں ہو گا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کی جائے قرار گہری کھائی ہو گی۔
وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ... وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ... وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ... وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ... وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ... وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ (2:49_59)	
ترجمہ	اور جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی۔۔ اور جب ہم تمہاری خاطر دریا کو دو پاٹوں میں تقسیم کیا۔۔ اور جب ہم موسی علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے ان کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا۔۔ اور جب ہم موسی علیہ السلام کو کتاب دی۔۔ اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا۔۔ اور ہم جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔
وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ (31:27)	
ترجمہ	اور اگر زمین پر موجود درخت قلم بن جائیں اور سمندر دوات بن جائیں اور انہیں مزید سات سمندروں کی روشنائی مہیا ہوتی رہے تو تب بھی اللہ تعالی کے کلمات ختم نہ ہوں۔
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ (5:44)	
ترجمہ	لوگوں سے نہیں بلکہ مجھ سے ڈرو۔
وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ... وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (2:124,132)	
ترجمہ	اور جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کیا۔۔ اور ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالی نے تمہارے لیے یہ دین منتخب کیا ہے لہذا تم اسلام کی حالت میں ہی مرنا۔
وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ (11:44)	
ترجمہ	اور کہا گیا اے زمین اپنا پانی خشک کر لے اور اے آسمان تم تھا چنانچہ پانی زمین میں بیٹھ گیا اور فیصلہ چکا دیا گیا۔
فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ (60:10)	
ترجمہ	تو اگر تم انہیں مومنہ سمجھو تو انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ، یہ ان کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ ان کے لیے۔

عربي	قسم
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه (99:7_8)	
تو جس نے ذرہ برابر بھی اچھے عمل کیے ہوں گے تو وہ انہیں ملاحظہ کر لے گا، اور اسی طرح جس نے ذرہ برابر بھی برے اعمال کیے ہوں گے تو انہیں دیکھ لے گا۔	ترجمہ
وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا. فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا. فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا. فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا. فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا (100:1_5)	
قسم ہے اُن (گھوڑوں) کی جو پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں۔ پھر اس موقع پر گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اِسی حالت میں کسی مجمع کے اندر جا گھستے ہیں۔	ترجمہ
وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ (5:5)	
اور اہل کتاب کا کھانا تم پر حلال ہے اور اسی طرح تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔	ترجمہ
إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ. وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ. وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ. وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ (82:1_5)	
جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے۔ اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ اُس وقت ہر شخص کو اُس کا اگلا پچھلا سب کیا دھرا معلوم ہو جائے گا۔	ترجمہ

آج کا اصول:

فعل مضارع میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لفظ کی شکل ثلاثی مجرد، باب افعال اور باب تفعیل میں ایک جیسی ہوتی ہے مگر اس کے اعراب مختلف ہوتے ہیں۔ چونکہ عربی کتابوں میں اعراب عام طور نہیں لکھے جاتے ہیں، اس وجہ سے یہ طے کرنے میں مشکل ہوتی ہے کہ یہ لفظ اصل میں کون سے باب کا ہے۔ جیسے لفظ 'یکرم' مختلف ابواب میں يَكرُمُ (ثلاثي مجرد)، يُكْرِمُ (إفعال)، يُكَرِّمُ (تفعيل) ہو سکتا ہے۔ تینوں صورتوں میں اس کا معنی بالترتیب یہ ہو گا: 'وہ باعزت ہے'، 'وہ عزت دیتا ہے'، 'وہ عزت دیتا ہے'۔ تینوں ابواب کے معنی معلوم کرنے کے لئے آپ کو ڈکشنری دیکھنا ہو گی۔

اگلا ماڈیول۔۔۔۔AG05

اس ماڈیول میں آپ علم بلاغت سے آشنا ہو چکے ہیں۔ اگلا ماڈیول AG05 ہے، جس میں آپ علم الصرف کا آغاز کریں گے۔ علم الصرف ایک بڑا سائنسی سا علم ہے جس میں آپ یہ سیکھیں گے کہ کس طرح ایک لفظ سے سینکڑوں الفاظ اخذ کیے جاتے ہیں۔ اس معاملے میں عربی کے قواعد اتنے سائنٹیفک ہیں کہ آپ انہیں ریاضی کے فارمولوں کی طرح بیان کر سکتے ہیں اور کسی اسپریڈ شیٹ سافٹ ویئر میں ان کے فارمولے بنا بھی سکتے ہیں۔ اس ماڈیول کی کچھ جھلکیاں یہ ہیں:

- مادہ اور وزن
- فعل، اس کی اقسام اور اسمائے مشتقہ
- فعل ماضی معلوم
- فعل ماضی مجہول
- فعل مضارع معلوم
- فعل مضارع مجہول
- ثلاثی مجرد کے گروہ اور مصدر
- جمع مکسر

ماخذومراجع

اس کتاب کی تیاری میں ان کتب سے استفادہ کیا گیا ہے:

القرآن و الْحدِيث

- القُرآنُ الكرِيْمُ
- الْمؤطَا لِمَالِكِ ابن أنس
- الْجامع الصحيح، للإمام بُخاري
- الْجَامِعُ الصَّحِيحُ، للإمام مسلم
- سُنَن أبي داود و ترمذي و نسائي وابن ماجة

علم الصرف و الْنحو

- أسباق النحو ، حَمِيد الدين الفراهي
- آسان عربِي گرامر، لطف الرحْمن خان
- عربِي كا معلم ، مولوي عبدالستار خان
- كِتَابُ الصَّرف ، حافظ عَبدُالرَّحْمَن أمرتسري
- قواعد اللغة العربِية المبسطة ، عبد اللطيف السعيد
- الْنَحوُ الأساسي ، دكتور أحْمَد مُختار عمر ، دكتور مصطفى النحاس زهران ، دكتور محمد حَمَاسَة عبداللطيف
- الْنَحوُ الوَاضِح ، علي الْجَارِم و مُصطَفى أميْن
- الْقَوَاعِدُ الأسَاسِيةُ للُغَةِ الْعربِيةُ ، السيد أحْمد الْهَاشِمِي

علم البلاغة

- البَلاغَةُ الوَاضِحَة، علي الْجَارِم و مُصطَفى أميْن
- جواهر البَلاغَة فِي الْمَعَانِي و البَيَانِ و البَدِيع ، السيد أحْمد الْهَاشِمِي
- أسرار البلاغة ، للجرجاني

تعليم اللغة العربِية

- تعليم اللغة العربِية ، جامعة الإسلامية بِمدينة الْمُنورة
- العربِيةُ بَيْنَ يَدَيك، دكتور عبد الْرَّحْمَن بن إبراهيم الفوزان، دكتور مُختار الطاهر حسين، محمد عبد الْخالق محمد فضل
- دُرُوسُ اللُغَةِ العربِية لِغَيْرِ الْنَاطِقِيْنَ بِهَا ، الْدكتُور ف. عَبدُ الرَحِيم

الأدب العربِي

- أزْهَارُ الْعَرَبْ، محمد بن يوسف السورتي
- دَرَاسَةُ البَلاغَةِ الْعربِيةِ فِي ضَوءِ النَّصِّ العربِي ، الدكتور عبدالله بن أحْمد العطاس
- الْجَوَانِبُ الإعْلامِية فِي خُطُبِ الرَّسُول صلي الله عليه وسلم ، سعيد بن علي ثابت
- مُخْتَارَات مِن أدَبِ العَرَبْ ، أبو الْحَسَنْ علي الْحَسنِي النَدوي
- صُوَر مِن حَياة الصَّحَابَة ، الدكتور عبد الرحْمَن رأفت باشا
- تاريخ الأدب العربِي، الدكتور عبدالْحليم الندوي

قاموس و غيْرهم

- الْمَورِدْ قاموس عربِي إنكلِيزي ، الدكتور روحي بَعَلْبَكي
- القاموس لشركة صخر لبَرَامِجِ الْحاسب
- تاج العروس، السيد محمد مرتضى الْحُسينِي الزبيدي

علوم اسلامیہ پروگرام(Islamic Studies Program)کے کورسز